یہ تاریخی رسالہ

وفیات المشاہیر

مُصَنَّفَہ

علامہ اجل۔ فہامہ افضل۔ جناب فضیلت مآب

مولانا حافظ عبدالاول صاحب جونپوری مدظلہ

باہتمام
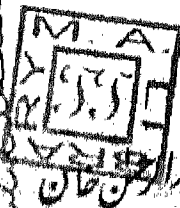
سراپا عصیان کمترین بندگان عبدالرحمن خان

مطبع جادو پریس میں چھپا

اصلی قیمت ۶

بعض مؤلفاتِ مصنفِ کتاب مع قیمت پختہ

کتاب	تفصیل
الظرئیف ۱۰ر	اسمین قواعدِ ادبیہ وضوابطِ عربیہ و نوادر وحکایات عربی خوان طلبہ کے لیے بڑی خوبی کے ساتھ لکھے گئے ہین۔ شائقین ادب کے واسطے یہ کتاب نہایت ہی مفید ہی۔ دفتر البیان لکھنؤ سے منگوائیے
المنطوق ۵ر	علم فروق لغات مین یہ کتاب بطور نمونہ کے شائع ہوئی ہے۔ آج تک ہندوستان میں اس طرز کی کتاب تصنیف نہین ہوئی۔ دفتر البیان لکھنؤ سے طلب کیجئے۔
تمرین الطلاب ۵ر	اسمین ایک سو ایک حکایت خالص عربی مین ہر۔ اسکے حواشی مین حل لغات وتراجم علما ثقات بکثرت ہین۔ خالص عربی بامحاورہ اسکا شوق ہو تو اسکو منگا کر پڑہیئے۔ نہایت خوشخط اور صاف اسی مدرسہ کے اہتمام سے یہ کتاب لکھنؤ مین چھپی
مجلۃ الادیب ۸ر	یہ علم ادب کا ایک گرانمایہ نادر الوجود رسالہ ہی جو نہایت فصیح بلیغ مقفی مسجع خالص عربی مین طلبہ علم ادب کے واسطے بجای ناظم وناثر استاد کے ہی۔ اسکے پڑہنے سے طلبہ بہت جلد انشا پردازی کا سلیقہ پیدا کر سکتے ہیں
ازالۃ الریب ۲ر	اسمین ۲۳ دینی معتبر کتابون سے پکّے بالون کے اُکھیڑنے اور کتروا لینے کی ممانعت اور پکّے بالون کی فضیلت نہایت عام فہم اُردو زبان مین ثابت کی گئی ہے۔
تذکرۃ المصلین ۱ر	اسمین وہابیہ گروہ کے خلاف یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کثرت عبادت اور شب بیداری نوافل گزاری بدعت نہین ہے بلکہ سنت ہے۔ اور اسکے ثبوت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ وتابعین وتبع تابعین وغیرہ کی نوافل گزاری اور شب بیداری کا ذکر کیا گیا ہے۔
تذکرۃ الحفاظ ۲ر	اسمین متقدمین ومتاخرین حفاظ کی قرآن خوانی وجانفشانیون کا ذکر ایسے طریقہ سے کیا گیا ہے کہ ایمانداروں اور حافظون کو اسکے پڑہنے سے خودبخود جوش اور شوق تلاوت قرآن پیدا ہوتا ہے۔ یہ رسالہ عربی کی بڑی بڑی مستند کتابونسے انتخاب کرکے اُردو مین رفاہ عام کے لیے تالیف کیا گیا ہے۔ آج تک کسی نے ایسا رسالہ تالیف نہین کیا۔ قابل دید ہے۔
وقوف النبی علیہ السلام ۱ر	اسمین قرآن مجید کے ان سترہ وقفون کا ذکر ہے کہ جہان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بوقت تلاوت ٹھہرا کرتے تھے۔ اسکے بعد ایک استفتا لڑکو نکے مارنے کی حدیث مندرج ہے جس سے آجکل کے معلم بے خبر ہین اور آخر مین ائمہ اربعہ اور فقہاے اربعہ کے مختصر حالات بھی لکھے گئے ہین۔

آپکی خدمت مین یہ تاریخی رسالہ

وفیات المشاہیر

جو

بڑی جانفشانی کے ساتھ حال مین لکھا گیا ہے بطور نمونہ پیش ہے جسمین سوا دو سو ۲۲۵ بزرگان
دین کے حالات و سنین وفات لکھے گئے ہین - اُمید کہ آپ اِسکو اوّل سے آخر تک پڑہینگے

مرتبہ

خاکسار عبدالاول صدیقی حنفی جون پوری

جسکو

حافظ عبدالرحمن خان ابن قاری مہربان خان مرید خاص حضرت مولانا کرامت علی جونپوری
قدس سرہ نے اپنے خاص انتظام اور اعلیٰ اہتمام سے بحسن اسلوبی اپنے مطبع

جدوا پریس جون پور مین چھاپا

دیباچہ

سخن گفتن و بکر جان سفتن است
نہ ہر کس سزائے سخن گفتن است

چونکہ اس نئی روشنی کے چلتے پرزے عالی دماغون کو اپنے اسلامی علوم۔ اسلامی زبان۔ دینی مسائل سے دلچسپی نہین۔ اور یہ چودہوین صدی ترقی اُردو کا زمانہ ہے لہٰذا ہر طرف اُردو ہی کی گرم بازاری ہے۔ ہندوستان مین جس مصنف کو دیکھئے اُردو ہی زبان مین عربی انگریزی سے ترجمے کر کے اپنے اپنے کمالات کے جوہر دکھاتے اور اشاعت علوم اور ترویج مسائل کرتے رہتے ہین۔

مین نے بھی وقتی ضرورتون پر لحاظ کر کے باصرار بعض احباب اُردو تحریر کی سلسلہ جُنبانی کردی ہے گو اس سے پہلے بہت سے عربی کے رسائل لکھنے کا اتفاق پڑا ہے مگر زمانہ موجودہ کی ناقدری نے میرے خیال کو خام ثابت کر دیا۔

آئندہ نون یہ رسالہ **وفیات المشاہیر** جو آپ کے پیش نظر ہے اُردو مین مینے لکھا ہے۔ جسمین وفیاتِ رجال۔ معرفتِ طبقات۔ تراجمِ عشرۂ مبشرہ و مشاہیر صحابہ۔ مختصر احوالِ ائمۂ مجتہدین۔ ذکرِ فقہائے متقدمین و متاخرین۔ طبقۂ تابعین و تبع تابعین۔ تراجم اصحابِ صحاح ستّہ۔ حالاتِ مشاہیر محدثین۔ قرونِ مشاہیر فقہائے حنفیہ۔

سنین وفات - نسبت استادی وشاگردی - وغیرہ وغیرہ ضروری باتین جنکی اکثر ضرورت ہوا کرتی ہے - لکھی گئی ہین میرا خیال ہے کہ یہ رسالہ اس کس مپرسی کے زمانہ مین ضرور قابلِ قدر ہوگا - مگر آپ کیا کر سکتے ہین - آپ تو مجبور ہین کہ

کریمان را بدست اندر درم نیست

خداوندانِ نعمت را کرم نیست

واضح رہے کہ اِس رسالہ کے تالیف کے وقت مندرجۂ ذیل کتابین میرے پیش نظر رہی ہین جنکو اس کا ماخذ کھنا چاہیئے -

اسد الغابہ - تذکرۃ الحفاظ - تاریخ ابن خلکان - طبقات کبرے - میزان شعرانی - تاریخ خمیس - حیوٰۃ الحیوان - حدائق حنفیہ - خلاصۃ الاثر - سلک الدرر -

خاکسار عبد الاول بن علی جونپوری

۷ - ماہِ جمادے الاُخرے ۱۳۲۳ھ

نام صحابہ رضہ	مختصر حالاتِ عشرۂ مبشرہ ومشاہیرِ صحابہ رضہ	وفات
امیر المؤمنین **ابو بکر صدیق** عمر ۶۳ برس	آپ کا اسم شریف عبد اللہ اور آپ کے والد کا نام ابو قُحافہ عثمان قرشی تیمی تھا - آپ کے مزاج مین شرم انتہا درجہ کی تھی کہ جب آپ میدان مین قضاءِ حاجت کیلئے جاتے تو چادر اوڑھکر جایا کرتے تھے - آپ کسی سے کچھ مانگتے نہ تھے یہانتک کہ اونٹ کی مہار جب گر جاتی تھی تو اونٹ بٹھا کر خود اُٹھالیا کرتے تھے - اور فرماتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو حکم کیا ہے کہ کسی سے کچھ نہ مانگنا - آپ اٹھارہ برس کی عمر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہے - پہلی رفاقت آپکی شام کی تجارت کے سفر مین ابو طالب کے ہمراہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوئی - اُسوقت رسولؐ کی عمر ۲۰ برس کی اور انکی ۱۸ برس کی تھی - آپ خلیفۂ رسول اللہ اور اسلام کے اوّل خلیفہ تھے - آپکے والد ابو قحافہ عثمان اور آپکے بیٹے بھی صحابی تھے -	**۱۳ھ** ۲۲ - جمادی الاخریٰ
امیر المؤمنین **عمر بن الخطاب** عمر ۶۳ برس	آپ کا لقب ابو حفص اور فاروق تھا - آپ دراز قد احول بڑے مدبر تھے کہ آپکی عقل وفراست کے سبب سے آنحضرت صلعم نے آپکو اپنا وزیر اور مشیر بنالیا تھا اور فرماتے تھے کہ میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے - اور شیطان اِنکے سایہ سے بھاگتا تھا - انکے اسلام لانے کے روز سے اذان ہونے لگی اور اسلام کو قوت اور بڑی مدد پہونچی - حضرت ابو بکر نے وقت رحلت کے بمشورۂ اکابر صحابہ آپکو اپنا جانشین کیا - سب کے پہلے دنیا مین یہی امیر المؤمنین کہے گئے انکے زمانہ مین فتوحات بہت ہوئی - معاویہ انہین کیطرف سے صوبۂ شام کے گورنر تھے آپ کے کُرتہ مین کبھی ۴ اور کبھی ۱۴ پیوند لگے ہوتے تھے - خلافت کے زمانہ مین آپ کے پاس ایک ہی کُرتا تھا - اوسیکو اپنے ہاتھ سے دہو دہو کر پہنا کرتے تھے - آدہی رات سے آپ نوافل مین مشغول ہوا کرتے تھے - کثرت روایت کیوجہ سے آپ نے ابن مسعود اور ابو درداء اور ابو مسعود کو قید کیا تھا - آپنے یہ اِس لیے کیا تھا کہ لوگ نڈر ہو کر جھوٹی حدیثین نہ بنائین -	**۲۳ھ** اواخر ذی الحجہ
امیر المؤمنین **عثمان بن عفان** عمر ۸۲ برس	آپکا لقب ذوالنورین اس سبب سے مشہور ہوا کہ رسول اکرم صلعم کی دو صاحبزادیان رقیہ اور ام کلثوم آپ کے نکاح مین آئین - آپ بیحد شرماؤ اور بڑے عابد صائم الدھر قائم اللیل اور مالدار تھے - جنگ تبوک مین آپنے بڑی مدد دی تھی - بعد حضرت عمر کے آپکی خلافت مجمع عام مین بمشورۂ اکابر صحابۂ انصار ومہاجرین کے	**۳۵ھ** ۱۸ - ذی الحجہ روز جمعہ

نام	حالات	وفات
	سامنے مسجد نبوی مین قائم ہوئی- آپ ہمیشہ دنکو روزے رکھتے اور شب کو ایک گھنٹہ سوکر پھر نماز مین مشغول ہوتے اور ایک رکعت مین پورا قرآن پڑھا کرتے تھے آپ نے قرآن شریف آنحضرت صلعم سے یاد کیا تھا- اور جیسا اب قرآن موجود ہے ایسا ہی بہت سا قرآن لکھواکر ہر ملک مین بھجوائے تاکہ کسی قسم کا آیندہ اختلاف نہو اور لوگ گمراہ نہون- انجیل کے اختلاف نے کیا اثر پیدا کیا اسکو سب لوگ خوب جانتے تھے- آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کے باعتبار سن کے اقران سے تھے- اور حضرت علی سے ۲۸ برس بڑے تھے-	
امیر المؤمنین علی بن ابی طالب عمر ۶۱ برس یا ۶۲-	آپ ہاشمی داماد مصطفے شیر خدا فارس اسلام قاضی ائمۂ اسلام مجاہد فی سبیل اللہ قوی ہیکل شجاع بہادر- جامع علم وعمل- معلم شریعت وطریقت عابد زاہد اور بڑے متقی اور دنیا سے سخت متنفر اور ناراض اور کنارہ کش تھے- آپ فرماتے تھے کہ دنیا مردار ہے جسکو اسکی خواہش ہو وہ کتون کے ساتھ میل جول رکھے- آپ کے مناقب بیحد ہین صرف یہ کہنا کافی ہے کہ رسول اکرم کی نسل آپ ہی سے چلی اور سید الشہداء اور شہید کربلا حسنین آپ کے صاحبزادے ہین رسول اکرم صلعم نے فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اور فرمایا کہ اے علی تمسے مؤمن محبت رکھیگا اور منافق بغض رکھیگا- افسوس کہ خارجی اور رافضی بسبب افراط وتفریط کے گمراہ ہوے- آپنے جنگ احزاب مین بڑے نامی پہلوان عمرو بن عبد ود کو اور خیبر مین بڑے قوی ہیکل مرحب یہودی کو تہ تیغ کیا- کبھی آپ کو سپہ سالاری کی حالت مین شکست نہین ہوئی- روزانہ آپ آٹھ ختم قرآن پاک کا پڑھا کرتے تھے-	سنہ ۴۰ ھ ۱۷- رمضان
ابو عبیدہ عامر عمر ۵۰ برس	یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہوے- اور دادا کی طرف انکی نسبت ہے- انکے باپ کا نام عبد اللہ بن جراح تھا- انکو قوی امین کہتے تھے- حضرت رسول اکرم نے انکو امین امت فرمایا ہے- یہی ایک اسلام کے ایسے فدائی گذرے ہین کہ جنگ بدر مین اپنے باپ کو قتل کر ڈالا- اسیوقت یہ آیت نازل ہوئی لَا تَجِدُ قَوْمًا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ الخ سبحان اللہ- آپ ہی فاتح دمشق تھے- حضرت عمر نے خالد بن ولید کو معزول کر کے انہین کو سپہ سالار مقرر کیا تھا- انکی مواخاۃ ابو طلحہ انصاری سے تھی- طاعون عمواس مین انکا انتقال ہوا ان کے کوئی اولاد نرہی- آپ فرماتے تھے کہ تم لوگ اپنے پرانے گناہونکا نئی نیکیان کر کے تدارک کرو-	سنہ ۱۸ ھ

نام صحابہ رضـ	حالاتِ صحابۂ کرام رضـ	وفات
عبدالرحمن ابن عوف رضـ عمر ۷۵ برس	پہلے انکا نام عبدعمرو - یا عبدالکعبہ تھا بعد اسلام لانیکے آنحضرت نے انکا نام عبدالرحمن رکہا - واقعۂ اصحاب فیل کے دسوین سال یہ پیدا ہوے - یہ سات آدمی کے بعد اسلام لاے - اور یہ اُن پانچ شخصون مین سے ہین جو حضرت ابوبکر کے ہاتھہ پر مشرف باسلام ہوے - یہ بھی مثل حضرت عثمان کے صاحب ہجرتین ہین آنحضرت نے انکے اور سعد بن ربیع کے درمیان مواخاۃ کرائی تھی - انکو حضرت نے دُومۃ الجندل کو سپہ سالار بنا کر بھیجا تھا اور مواقف ارشاد نبوی کے یہ کامیاب ہوکر واپس آے - سفر مین انکے پیچھے آنحضرت نے نماز پڑہی ہے - جنگ احد مین انکو ۲۱ زخم لگا - جسکے سبب سے لنگڑاتے تھے اور دو دانت بہی اوپر کے انکے احد مین کافرون نے توڑے تھے - یہ بڑے مالدار اور تاجر اور خدا کی راہ پر بڑے خرچ کرنے والے تھے - یہ بڑے جلیل القدر صحابی اور نہایت منکسر مزاج تھے - بقیع مین مدفون ہین -	سنہ ۳۱ ھ یا ۳۲
طلحہ بن عبیداللہ رضـ عمر ۶۴ برس یا ۶۲	جب انکے اور ابوبکر کے اسلام کی خبر مشہور ہوئی تو نوفل بن خویلد نے اِن دونون نو مسلمون کو ایک رسی مین اسواسطے باندہ رکھا تھا کہ یہ لوگ نماز نہ پڑہ سکین اور گھبرا کر اسلام سے باز آوین - اسیوجہ سے ان دونون کو قرینان کہتے تھے - پہلے قبل ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور زبیر کے مواخاۃ کی تھی - بعد ہجرت کے ابوایوب انصاری سے مواخاۃ کرائی - یہ بڑے تیرانداز تھے انکا نشانہ خطا نہین کرتا تھا - جنگ احد مین بڑا بڑا کام کیا - اس جنگ مین جو تیر کفار کیطرف سے آنحضرت پر آتا تھا اُسکو اپنے ہاتھہ پر روکتے تھے اور بحکم آنحضرت صلعم برابر یہ کفار کو نشانۂ تیر بناتے جاتے تھے - اور تیر چلاتے چلاتے اور تیر روکتے روکتے انکا ہاتھہ شل ہوگیا تھا - جب احد مین آنحضرت صلعم گڑہے مین گر گئے تھے تو انہین نے اٹھایا تھا - اور اسی جنگ مین انھون نے آنحضرت کو اپنی پیٹھہ پر سوار کرکے ایک بلند جگہہ پر چڑہا دیا تھا - انکو احد مین تیر اور تلوار کے ۲۴ زخم لگے تھے - انکو آنحضرت نے جنگ اُحد مین طلحۃ الخیر اور جنگ تبوک مین طلحۃ الفیاض اور جنگ حنین مین طلحۃ الجود کا خطاب دیا تھا - مروان کے تیر سے جنگ جمل مین یہ شہید ہوے -	سنہ ۳۶ ھ ۱۰ جمادی الآخرہ

نام	حالات	سنہ وفات
زبیر بن عوام عمر ۶۷ برس	یہ حضرت رسول اکرم کی پھپھو صفیہ بنت عبد المطلب کے بیٹے اور حضرت خدیجہ بنت خویلد کے بھتیجے حضرت کے بڑے دوست - اور آپ کے فدائی تھے - جنگ بدر میں یہ کفار سے جی توڑ کر لڑے - انھین کی صورت مین آسمان سے فرشتے زرد عمامہ باندھے ہوے بدر مین اُترے تھے - یہ پندرہ سولہ برس کی عمر مین مسلمان ہوے - یہ بھی صاحب ہجرتین ہین - عبد اللہ بن مسعود سے انکی مواخاۃ تھی - جنگ خندق مین انکو ہی حضرت صلعم نے فرمایا تھا میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں یہ حضرت کے ساتھ کل لڑائیوں مین شریک تھے جنگ جمل مین حضرت علی کے سمجھانے سے یہ اپنے ارادہ سے باز آے - اور موضع وادی سباع مین اُتر ٹھہرے نماز کی حالت مین ابن جرموز مردود نے انکو نیزہ مار کر شہید کیا - حضرت علی نے اِنکے قاتل کو جہنمی فرمایا - یہ لوگ عشرۂ مبشرہ سے تھے جو جنگ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے اور نماز مین آپ کے پیچھے پہلی صف مین ہمیشہ رہا کرتے تھے -	۳۶ ھ ۱۰ جمادی الآخرہ روز پنجشنبہ
سعید بن زید عمر ۷۳ برس	یہ حضرت عمر کے ہمشیرہ فاطمہ بنت خطاب کے شوہر اور حضرت عمر کے سالے بھی تھے کہ انکی بہن عاتکہ بنت زید بعد عبد اللہ بن ابو بکر کے حضرت عمر کے نکاح مین تھین - حضرت عمر کے پہلے یہ مشرف باسلام ہوے - رسول اکرم صلعم نے اِنکے اور اُبی بن کعب کے درمیان مواخاۃ کی تھی - یہ بڑے مستجاب الدعوات تھے - یہ موضع عقیق مین مرے تھے - اور مدینہ طیبہ مین مدفون ہوے - اِنکو سعد بن ابی وقاص نے غسل دیا اور عبد اللہ ابن عمر رضہ نے اِنکے جنازہ کی نماز پڑھائی تھی - اور انکی قبر مین سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر اُترے تھے - یہ بھی عشرہ مبشرہ سے ہین -	۵۵ ھ
سعد بن ابی وقاص عمر ۷۳ برس	۱۷ برس کی عمر مین یہ مشرف باسلام ہوے - جنگ اُحد مین انھون نے کفار پر ہزار تیر چلاے - آور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُحد مین اِنسے فرماتے تھے کہ تیر چلاتے جاؤ - میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں - حضرت عثمان کے محاصرہ مین انھون نے گوشہ نشینی اختیار کر لی تھی - اور اپنے گھر سے باہر نہ نکلے - امیر المؤمنین علی اور حضرت معاویہ کی جنگ مین بھی یہ کسی کے شریک نہوے - اِنھون نے مرنے کے وقت وصیت کی تھی کہ میرے صوف کے اُسی جبّہ مین مجکو کفنانا جسکو مین پہنکر بدر کی لڑائی مین کافرون سے لڑا تھا - حضرت عمر نے قادسیہ اور جلولا کی لڑائی مین اِنکو سپہ سالار مقرر کیا تھا - جسمین یہ کامیاب ہوے یہ عشرۂ مبشرہ سے بڑے نامی فاتح اور مستجاب الدعوات تھے - یہ ہر جنگ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہا کرتے تھے -	۵۵ ھ یا ۵۸

نام صحابہ رض	حالاتِ مشاہیرِ صحابہ رض	وفات
اُبَیّ بن کعب رض انصاری	یہ اقرءِ صحابہ اور سیدالقرار تھے انھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن پاک یاد کیا تھا۔ اور آپ نے بحکم خداوندی انکو سورۂ بیّنہ لم یکن الذین کفروا پڑھکر سنائی اِنسے حضرت عمر بہت ڈرتے اور انکی بہت تعظیم کرتے اور ان سے فتوا پوچھا کرتے تھے۔ جب انکا انتقال ہوا تو حضرت عمر نے فرمایا سید المسلمین دنیا سے چل بسے یہ جامع علم و عمل تھے۔ اِن سے قرآن وحدیث ابو ایوب انصاری اور ابن عباس اور ابو ہریرہ اور سُوَید بن غفلہ وغیرہم نے اخذ کیا۔ یہ رسول اکرم کے کاتب بھی تھے۔ اور سب کے پہلے انھین نے خط کے آخر مین یہ لکھا وکتب فلان بن فلان۔ جب اُبَیّ موجود نہوتے تو انکی جگہ پر زید بن ثابت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لکھوایا کرتے تھے۔	۲۲ھ یا ۳۰
عبداللہ بن مسعود رض عمر ۶۳ برس	یہ حضرت عمر کے پہلے مسلمان ہوے۔ اور خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ستر سورہ قرآن کی یاد کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جسکو تازہ قرآن پڑھنا ہو جیساکہ نازل ہوا تو ابن مسعود سے پڑھے۔ یہ آنحضرت کے بھید رکھتے تھے۔ آپ کی مسواک اور نعلین اور وضو کے پانی کا انتظام سفر مین انہین کے متعلق رہا کرتا تھا۔ اور آپ ہی آنحضرت صلعم کو جوتا اپنے ہاتھ سے پہنایا کرتے اور لاٹھی لیے ہوے آنحضرت کے آگے آگے چلا کرتے تھے۔ یہ آنحضرت کا جوتا اپنی آستینون مین رکھا کرتے تھے۔ یہ بھی صاحب ہجرتین اور مصلی قبلتین ہین۔ جنگ بدر مین ابوجہل کا سر انہین نے کاٹا تھا حضرت عثمان نے انکا جنازہ پڑھا۔ اور بقیع مین دفن کیا	۳۲ھ
ابو درداء رض	انکا نام عُوَیمر بن زید تھا یہ حکیم امۃ اور بڑے عابد زاہد تھے۔ انھون نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ سلم سے قرآن شریف یاد کیا تھا۔ واقعۂ بدر کے بعد یہ مسلمان ہوے یہ جنگ اُحد مین کفار سے خوب لڑے بھڑے تھے۔ انھون نے اہل شام کو فقہ اور قرآن سکھایا اور انکو مسئلے بتایا کرتے تھے۔ بخاری مین حضرت انس سے روایت ہے کہ وقت انتقال سید المرسلین رسول اکرم کے چار ہی آدمیون نے قرآن یاد کیا تھا یہ اور معاذ بن جبل زید بن ثابت ابو زید۔ اِس قول کو ذرا تامل عہ کی نگاہ سے دیکھنا چاہیے۔ امام لیث بن سعد سے مروی ہے کہ مسائل دینیہ پوچھنے کیلیے انکو لوگ مسجد مین گھیرے رہا کرتے تھے۔	۳۲ھ

عہ وجہ تامل کی یہ ہے کہ حیوۃ الحیوان وغیرہ مین لکھا ہے کہ رسول کے وقت مین جن لوگون نے قرآن یاد کیا تھا اُن کے نام یہ ہین ابی بن کعب۔ معاذ بن جبل۔ ابو زید انصاری۔ ابو درداء۔ زید بن ثابت۔ عثمان بن عفان۔ تمیم داری۔ عبادہ بن صامت ابو ایوب انصاری۔ پس قول مذکور کی یہ تاویل ممکن ہے کہ انس نے مشہور حافظون کو گنا یا ہے۔ یا اونکو اورون کا حال نہ معلوم رہا ہو یا اور لوگ اسوقت ویسے پختہ حافظ نہ رہے ہون ۱۲

ابوذر غفاری	انکا نام جُندب بن جنادہ ہے - چار آدمیون کے بعد ابتداے نبوت مین یہ مشرف باسلام ہوے تھے - قبل اشاعت اسلام بخوف کفار مکہ رسول اکرم صلعم کے فرمانے سے یہ اپنے ملک چلے گئے تھے اور کچھ زمانہ کے بعد پھر مدینہ مین ہجرت کرکے پہونچگئے - یہ بڑے زبردست عالم باعمل اور مجاہد فی سبیل اللہ اور بڑے سچے اور پکے مخلص تھے - یہ علم مین ابن مسعود کے برابر سمجھے جاتے تھے یہ بڑے حق گو تھے گویا انھون نے حق کہنے کا بیڑا اُٹھایا تھا - بسبب کسی رنجش کے انھون نے حضرت عثمان کے عہد مین مدینہ کو چھوڑ کر ربذہ گانؤن کی سکونت اختیار کر لی تھی - حضرت عثمان نے انکو فتوے دینے سے منع کر دیا تھا	۳۲ھ
سلمان فارسی عمر ۲۵۰ برس	یہ آنحضرت صلعم کے آزاد کردہ غلام سلمان الخیر بڑے زاہد تارک الدنیا تھے - سلمان اور ابو درداء مین آنحضرت نے مواخاۃ کی تھی - بعد مسلمان ہونے کے پہلی لڑائی خندق کی ان کے سامنے ہوئی جسمین یہ شریک ہوے اور خندق انھین کی راے سے کھدوائی گئی - اس جنگ کے بعد ہر جنگ مین رسول اکرم کے یہ شریک رہے - رسول اکرم فرماتے تھے کہ بہشت تین شخصون کی مشتاق ہے ایک علی دوسرے عمار بن یاسر تیسرے سلمان یہ بہترین صحابہ اور بڑے فاضل تھے - آنحضرت کے بڑے مقرب تھے - ہمیشہ رات کو سلمان کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے اور بہت دیر تک مجلس خاص مین ان سے گفتگو کرتے تھے - انکو بیت المال سے جو ملتا صدقہ کر دیتے اور اپنے ہی ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے - حضرت عثمان کی خلافت مین انکا انتقال ہوا انکے صرف تین لڑکیان تھین - انکی عمر بہت تھی بموجب ایک قول کے ساڑھے تین سو برس کی انکی عمر تھی - اور ڈہائی سو برس مین توکسیکو شک نھین ہے	۳۵ھ
خبّاب بن ارت عمر ۷۳ برس	یہ پانچ شخصون کے بعد مسلمان ہوے - کفار انکو طرح طرح کی تکلیفین دیتے تھے کہ یہ اپنے سچے دین سے پھر جائین - ایک مرتبہ گرم پتھر پر دھوپ مین یہ لٹائے گئے تھے - یہانتک کہ انکے پیٹھ کا گوشت نکل گیا - اور ایک مرتبہ لوہا گرم کر کے انکے سر پر بھی رکھا گیا مگر یہ اسلام پر ثابت قدم رہے - ایک مرتبہ آگ جلا کر اُسپر گھسیٹے گئے تھے - اور بہت دیر تک یہی حال رہا یہانتک کہ انکی پیٹھ کی چربی سے آگ بجھی - حضرت عمر نے جب انکی پیٹھ کھلوا کر دیکھا تو تعجب سے کہا کہ مینے آج تک ایسی پیٹھ کسی کی نھین دیکھی - یہ کوفہ مین رہا کرتے تھے - اور وہین پر انتقال بھی ہوا - انکے جنازہ کی نماز حضرت علی رض نے پڑھائی ہے - خباب فرمایا کرتے تھے کہ اگر آنحضرت صلعم کا منع نہوتا تو اس زمانہ مین مین اپنے موت کے لیے دعا کرتا -	۳۶ھ یا ۳۷

وفات	حالاتِ مشاہیرِ صحابہ رض	نام صحابہ رض
۳۶ھ صفر یا ربیع الاول	انکے باپ اور انکی ماں سمیہ بھی مسلمان تھین - کچھ اوپر تیس آدمی کے بعد یہ اور صُہَیب بن سِنَان ایک ہی روز دار ارقم مین مشرف باسلام ہوے - سب کے پہلے مکہ مین سات آدمیون نے اسلام کو ظاہر کیا - رسول اکرم ابوبکر بلال خباب صہیب عمار بن یاسر - اور انکی ماں سمیہ - اسیوجہ سے کُفّار عمار اور یاسر اور سمیہ کو میدان مکہ مین لیجاکر گرم پتہر پر لٹاکر دہوپ مین سخت عذاب کرتے تھے - یہ بدر احد خندق وغیرہ لڑائیون مین شریک تھے - انھون نے سب کے پہلے مدینہ مین مسجد بنائی ہے - یعنے آنحضرت صلعم کے واسطے قُبا کی مسجد انہین نے بنائی تھی - انکی شان مین ارشاد نبوی یون ہوا تھا کہ جو عمار سے دشمنی رکھے اُس سے خدا دشمنی رکھے - اور جو اُنسے بغض رکھے خدا اُس سے بغض رکھے - اور فرمایا کہ انکو باغی لوگ قتل کرین گے - یہ معجزہ جنگ صفین کے روز ظاہر ہوا کہ صفین کی لڑائی مین حضرت علی کے ساتھ یہ تھے امیر معاویہ کی شامی فوج سے لڑکر شہید ہوے - انکی شہادت نے حق ظاہر کر دیا -	عمّار بن یاسر رض عمر ۹۴ برس
۴۴ھ ذی الحجہ	انکا نام عبداللہ بن قیس تھا - یہ بڑے عالم صائم الدہر قائم اللیل جلیل القدر صحابی تھے - یہ بڑے خوش آواز تھے - انکا ایسا خوش آوازی کے ساتھ دوسرا کوئی قرآن نہین پڑہ سکتا تھا - رسول اکرم نے انکا پڑھنا سنکر فرمایا قسم ہے بیشک انکو لحن داؤدی عطا کیا گیا ہے - رسول اکرم نے معاذ بن جبل کے ساتھ انکو بھی یمن بھیجا تھا - پہر حضرت عمر نے انکو کوفہ اور بصرہ کا گورنر مقرر کیا تھا - اور برابر اپنے کام پر حضرت علی کے زمانہ تک رہے - فتنۂ صفین مین یہ احد الحکمین تھے مگر یہ دہوکا کھا گئے - رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو یون دعا دی تھی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ ذَنْبَہٗ وَاَدْخِلْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُدْخَلًا کَرِیْمًا - شعبی تابعی کا قول ہے کہ چھ شخصون سے علم سیکہا جاتا تھا - عمر - علی - اُبَی - ابن مسعود - زید بن ثابت - ابوموسی اشعری - اور اُمتِ محمدیہ کے قاضی چار شخص تھے - حضرت عمر - حضرت علی - زید بن ثابت - ابوموسی اشعری - جناب صفوان بن سلیم کا قول[ہ] ہے کہ عہد نبوت مین چار ہی شخص فتوے دیا کرتے تھے - ایک حضرت علی دوسرے حضرت عمر فاروق - تیسرے معاذ بن جبل - چوتھے ابوموسی اشعری	ابوموسی اشعری رض

ہ یہ قول شاید صحیح ہو اسلئے کہ حیوۃ الحیوان مین رسول اکرم کے زمانہ کے مفتیون کے نام یہ لکھے ہین خلفاء اربعہ - عبدالرحمن بن عوف - ابی ابن مسعود - معاذ - عمار - حذیفہ - زید - سلمان - ابودرداء - ابوموسی ۱۲ منہ سلمہ عنہ

نام	حالات	سنہ وفات
تمیم داری رض	ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث جساسہ کی روایت کی ہے - یہ پہلے نصرانی تھے سنہ ۹ ھ مین مشرف باسلام ہوے - رسول اکرم نے انکو موضع عینون واقع ملک شام دیا تھا - اور اسکی ایک سند بھی لکھدی تھی وہ گانون بیت المقدس کے قریب ابتک موجود ہے - یہ کچھ روز فلسطین مین بھی تھے - اسلام کے بعد مدینہ منورہ مین رہا کرتے تھے مگر حضرت عثمان کی شہادت کے بعد مدینہ طیبہ سے شام کو چلے گئے اور وہین بود و باش اختیار کی - شب کو نوافل اور تہجد بکثرت پڑھا کرتے تھے - سب کے پہلے مسجد مین چراغ انھین نے جلایا - سب کے پہلے بحکم حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگون کو وعظ انھین نے سنایا - جساسہ کی حدیث مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی مین فاطمہ بنت قیس صحابیہ کی روایت سے مذکور ہے -	سنہ ۴۰ ھ
حسن بن علی رض عمر ۴۶ برس یا ۴۷ یا ۴۸	حضرت سیدہ فاطمہ زہرا کے بڑے بیٹے ۵ ا رمضان سنہ ۳ ھ مین پیدا ہوے اور انکے کان مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان دی اور انکا نام حسن رکھا - یہ بڑے حلیم کریم متورع تھے - بعد اپنے والد ماجد کے باوجود اپنی پوری قوت اور دبدبہ وحشمت کے دنیا اور خلافت سے دست بردار ہوکر امیر معاویہ کو خلافت دیدی اور خون ریزی سے مسلمانون کو بچایا - چھ ماہ انھون نے خلافت کی تھی کہ تیس برس زمانہ خلافت راشدہ کا ختم ہوگیا اسیوجہ سے دنیاوی خلافت کو انھون نے پسند نھین کیا - بیس مرتبہ پا پیادہ انھون نے حج کیا اور کئی بار اپنا کل مال راہ خدا مین لٹا دیا باشارۂ یزید انکی بی بی نے انکو زہر دیا - سنہ ۴۱ ھ مین عام الجماعۃ مین انھون نے خلافت ترک کرکے مدینہ کی سکونت اختیار کی -	سنہ ۴۹ ھ یا ۵۰ یا ۵۱
امیر معاویہ رض عمر ۸۷ برس	فتح مکہ کے روز یہ مسلمان ہوے - جنگ حنین مین یہ آنحضرت کے ہمراہ تھے - آنحضرت نے انکو ایک سو اونٹ مال غنیمت سے دیا تھا - یہ حضرت کے کاتب اور صاحب سر اور بڑے ذکی الطبع حاضر جواب تھے - بعد یزید بن ابوسفیان کے والی دمشق ہوے - حضرت عمر کے زمانہ مین چار برس اور حضرت عثمان کے زمانہ مین بارہ برس اور تقریبًا چار برس حضرت علی کے زمانہ مین اور چھہ ماہ حسن کی خلافت مین حاکم دمشق وغیرہ رہے - انکا پورا حال مین نے الدرۃ الغالیہ فی مناقب معاویہ مین لکھا ہے - ان سے ابن عباس اور ابوسعید خدری اور ابو درداء اور جریر اور نعمان بن بشیر اور ابن عمر اور ابن زبیر وغیرہ صحابہ نے حدیث روایت کی ہے - حضرت عمر نے انکو ملک شام مین جب دیکھا تو انکو کسرے العرب کا خطاب دیا - یہ رسول اکرم کے کرتہ مین کفنائے گئے جو انکے پاس تھا -	سنہ ۶۰ ھ ۵ - رجب

نام صحابہ رض	حالاتِ مشاہیرِ صحابہ رض	وفات
امام حسین بن علی عمر ۵۶ برس	یہ ابن رسول - جگر گوشۂ بتول بماہ شعبان ۴ھ مین پیدا ہوے - اِنکے کان مین بھی آنحضرت نے اذان دی ہے - اور انکا نام حسین رکھا - یہ بڑے قوی القلب بہادر عالم متقی زاہد اور تارک الدنیا تھے - ۲۵ بار پاپیادہ انھون نے حج بیت اللہ کیا - یزیدیون نے انکے ساتھہ جو کچھہ سلوک کیا اُسکو ایک عالم جانتا ہے - جو صفحۂ ہستی پر تا قیام قیامت یادگار رہیگا - اِنکو تقیہ سے سخت نفرت تھی ورنہ ظالمون سے بچنا کچھہ دشوار نہ تھا - یہ اپنے بھائی حسن کے دست بردارئ اور معاویہ کو خلافت دے دینے سے خوش نہ تھے - یزید کی بیعت سے بسبب اُسکے فسق و فجور کے عامۂ مومنین دل سے سخت متنفر اور ناراض تھے - خصوصًا اکابر صحابہ سے ابن عمر - ابن زبیر - عبد الرحمن بن ابوبکر امام حسین - ابن عباس بعد وفات امیر معاویہ کے جب اُسنے بیعت کا اعلان کیا تو انلوگون مین سے امام حسین اور ابن زبیر نے صاف انکار کیا - ابن زبیر مکہ مین خلیفہ ہوگئے - اور امام حسینؑ بطلب اہل عراق و کوفہ باوجود منع کرنے ابن عمر اور ابن عباس اور ابن حنفیہ وغیرہم کے کوفہ کو روانہ ہوگئے - اور دشت کربلا مین لڑ بھڑ کر بھوکے پیاسے شہید ہوگئے - امام حسین بڑے ثقہ متدین اور کثیر الصوم والصلوۃ تھے اِنکا استقلال اور صبر و شجاعت اعلی درجہ کا تہا -	۶۱ھ ۱۰ محرم روز جمعہ
ابو ہریرہ عمر ۷۰ برس	یہ فقیہ النفس حافظ احادیث رسول اللہ مفتی الاسلام جلیل القدر عابد اور منکسر مزاج اصحاب صفہ سے تھے - پہلے اِنکا نام عبد شمس یا عبد الکعبہ تھا - مگر بسبب کنیت کے اصلی نام مین علما کا اختلاف ہے - یہ پہلے مزدوری کرتے اور صرف پیٹ بھر کھانا پاتے اور پہنے کا جوتا انکو ملتا تھا - اِنکے مزاج مین کچھہ خوش طبعی بھی تھی - جب یہ مدینہ کے امیر بجاے مروان مقرر ہوے تھے - اُس زمانہ مین اتفاقًا ایکروز سر پر لکڑی کا بوجھہ لیے ہوے بازار مین پہونچے - لوگون سے پکار کر کہنے لگے تم لوگ اپنے امیر اور حاکم کے لیے راستہ کشادہ کرو - ہٹو راستہ دو - یہ کبھی کسی سے کچھہ مانگتے نہ تھے - یہ ہر روز بارہ ہزار بار سبحان اللہ والحمد للہ پڑھا کرتے تھے - ایک روایت مین ہے کہ استغفار ماثورہ اسیقدر پڑھتے تھے - خلافت امیر معاویہ مین انکا انتقال ہوا -	۵۸ھ

نام و عمر	حالات	سنہ وفات
عبد اللہ بن عباس رضؓ عمر ۷۱ برس	یہ ہجرت سے تین برس پہلے پیدا ہوے - انکی تحنیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی - آپنے انکو سینہ سے لگاکر یہ دعا کیا تھا - اللھم علمہ الحکمۃ اسکے علاوہ کئی مرتبہ آپ نے انکو دعا دی کہ خداوند انکو تفسیر کا علم دے - یہ بڑے زبردست عالم اور ماہر فقہ و تفسیر و حدیث و مغازی و اشعار عرب و ایام عرب تھے - انکے وفور علم کی وجہ سے انکو ترجمان القرآن - بحر - حبر الامہ کہا کرتے تھے - زیادہ حصہ علم کا انھون نے حضرت عمر و علی و ابی بن کعب سے حاصل کیا - انکا معمول تھا کہ ایک روز لوگون مین بیٹھکر فقط فقہ بیان کرتے تھے - اور دوسرے روز فقط تفسیر قرآن سُناتے - اور تیسرے روز صرف مغازی کا ذکر کرتے - اور چوتھے روز ایام عرب کے گذشتہ واقعات بتلاتے تھے - حضرت علی کے ہمراہ صفین مین شریک رہے - اور انہین کیطرف سے بصرہ کے حاکم و امیر بھی تھے - اخیر مین اپسمین کچھ شکر رنجی ہوگئی تھی اس لیے حضرت علی نے انکو معزول کردیا تھا اخیر عمر مین نابینا ہوگئے تھے - حضرت کے انتقال کے وقت ۱۳ یا پندرہ برس کے یہ تھے - طائف مین انکا مزار ہے - انکا جنازہ محمد بن حنفیہ نے پڑھا -	۶۸ھ
عبد اللہ بن زبیر عمر تخمیناً ۷۱ برس	یہ اسمار بنت ابوبکر کے بیٹے - اور بعد ہجرت کے اسلام مین سب لڑکون سے پہلے پیدا ہوے - اور سب کے پہلے انکے مُنہ مین آنحضرت صلعم کا لعاب دہن پھونچا - اور آپ نے انکو پیدا ہونیکے بعد ہی فوراً منگوا کر اپنی گود مین لیکر انکی تحنیک کی - اور انکا نام عبد اللہ رکہا - یہ اپنی تین صفتون مین بمنزل تھے دن بھر روزہ رکھتے رات بھر نماز پڑھا کرتے - اور بڑے قوی شجاعت والے تھے - سات یا آٹھ برس کی عمر مین انکے والد زبیر نے انکو بیعت کے لیے آنحضرت صلعم کی خدمت مین لائے - تو اُنکو دیکھکر آپ نے تبسم کیا اور انکو بیعت کرادی - جنگ افریقہ مین جرجیر شاہ افریقہ کو جو ایک لاکھ ۲۰ ہزار فوج لیکر مسلمانون سے لڑنے آیا تھا انھون نے اپنے ہاتھ سے میدان جنگ مین قتل کیا - اور کل اسلامی فوج ۲۰ ہزار تھی - فاتح افریقہ یہی تھے - یزید کی بیعت سے انکو بھی مثل امام حسینؑ کے انکار تھا - حجاج ثقفی انکے قتل کا باعث ہوا - بحالت نماز انکی شہادت ہوئی -	۷۳ھ ۱۵ - جمادی الآخرہ
ابو سعید خدری رضؓ عمر ۸۶ برس	انکا نام سعد بن مالک بن سنان تھا - جنگ احد مین یہ شہید ہوے - انھون نے بکثرت حدیث کی روایت کی ہے اور مدت تک فتوے دیا کئے - یہ بھی اصحاب صفہ سے تھے - انسے ابن عمر - جابر بن عبد اللہ - عامر بن سعد - عمرو بن سلیم - نافع مولی ابن عمر و غیرہم نے حدیث کی روایت کی ہے -	۷۴ھ

نام صحابہ رض	حالاتِ مشاہیر صحابہ رض	وفات
عبداللہ بن عمر عمر ۸۶ - یا ۸۴ برس	یہ ام المومنین حفصہ رض کے حقیقی بھائی تھے - یہ اپنے والد کے ساتھ بچپن مین مشرف باسلام ہوے - بدر اور احد مین بسبب صغرسنی کے آنحضرت نے انکو شریک نہین کیا - غزوہ خندق اور غزوہ موتہ اور جنگِ یرموک اور فتح مصر و افریقہ مین شریک تھے - یہ جملہ صحابہ مین حضرت کے سنت و اثار کے بڑے محافظ و متبع تھے - رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ساٹھ برس زندہ رہکر موسم حج وغیرہ مین لوگون کو فتوا دیا کرتے تھے - اور یہ بڑے محتاط اور عابد متقی تھے - دنیا کی طرف بالکل انکا میلان نہ تھا باوجودیکہ اہل شام وغیرہ انکے بہت معتقد اور انکے خلیفۂ وقت ہونے کے خواستگار تھے - حضرت کے بعد یہ بکثرت حج کرتے اور صدقہ دیتے تھے - حجاج بن یوسف کے اشارہ سے زہر آلودہ نیزہ اِنکے پیر مین گڑا یا گیا تھا کئی روز کے بعد انکا اِنتقال ہوا - جابر بن عبداللہ فرماتے تھے کہ ہم مین سے سوائے ابن عمر کے کوئی ایسا نہین ہے جو دنیا کیطرف نہ جھکا ہو -	سنہ ۷۴ھ یا ۷۳
انس بن مالک عمر قریب ۱۰۰ برس	جب سے یہ اسلام لائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت و خدمت مین آپ کے وفات تک برابر رہے - وقت ہجرت کے اِنکی عمر دس برس کی تھی اور حضرت کے انتقال کے وقت یہ بیس برس کے تھے - اِنکی گردن مین حجاج ظالم ثقفی نے ذلت کے واسطے مہر کر دی تھی - اِنھون نے بکثرت حدیث کی روایت کی ہے - حضرت کی دعا کے برکت سے اِنکو بہت کچھ فروغ ہوا بڑے کثیر الاولاد اور دولتمند تھے - انکے صلب سے اسّی بیٹے اور دو بیٹیان پیدا ہوئین - یہ بڑے تیر انداز تھے کہ اِنکا نشانہ خطا نہین کرتا تھا - اِنسے ابن سیرین اور حمید طویل اور ثابت بنانی اور قتادہ اور حسن بصری اور زہری اور سلیمان تیمی و بقولے امام ابوحنیفہ نے روایت کی ہے - اِنکی عمر اور سنہ وفات مین مورخین نے بڑا اختلاف کیا ہے بصرہ مین انکا انتقال ہوا - عمر اِنکی ۱۰۳ یا ۱۱۰ یا ۱۰۷ یا ۹۳ برس کی کہی جاتی ہے - واللہ اعلم بحقیقۃ الامر - **فائدہ** انس رض نے رسول اکرم کے ساتھ مکہ سے باہر حامہ بن ہیم بن لاقیس بن ابلیس کو بصورت بوڑھے آدمی کے دیکھا ہے - جسنے عیسیٰ کا سلام آپکو پہونچا کر آپسے قرآن کی دس سورہ سیکھی -	سنہ ۹۳ھ یا ۹۱ یا ۹۲ یا ۹۰

مختصر حالات ائمہ اربعہ مجتہدین رح

ولادت سنہ ۸۰ھ	امام ابوحنیفہ رح	وفات سنہ ۱۵۰ھ

امام اعظم نعمان بن ثابت ابوحنیفہ عابد زاہد عالم فاضل صائم الدہر قائم اللیل اورانتہا درجہ کے متقی اکابر محدثین کے استاد صوفیہ کے پیشوا فقہا کے رہنما مجتہدین کے شیخ۔ صحابہ کے دیکھنے والے انقہ اہل عصر تھے۔ تیس برس زمانہ صحابہ کا پایا انکے زمانہ مین چار صحابہ بالاتفاق موجود تھے۔ انس بن مالک۔ عبداللہ بن ابی اوفی سہل ابن سعد۔ ابوالطفیل۔ اور انس کی رؤیت مین کسیکو شک نہین مگر صحابہ سے روایت حدیث کی کی ہے یا نہین اسمین اختلاف ہے۔ صحیح یہ ہے کہ انس سے روایت بھی کی ہے۔ اور حدیث عطاء اور نافع اور عبدالرحمن ابن ہرمز اعرج اور عدی بن ثابت اور سلمہ بن کہیل اور ابوجعفر محمد بن علی (امام باقر) اور قتادہ اور عمرو ابن دینار اور ابواسحق سبیعی اور محارب بن دثار اور محمد بن منکدر اور ہشام بن عروہ اور سماک بن حرب اور شعبی وغیرہم سے روایت کی ہے۔ اور امام اعظم ابوحنیفہ سے زفر بن ہذیل اور داؤد طائی اور قاضی ابویوسف اور محمد بن حسن شیبانی اور اسد بن عمرو۔ اور حسن بن زیاد لؤلوئی اور نوح اور ابومطیع بلخی وغیرہم نے علم فقہ کو حاصل کیا ہے۔ اور امام صاحب سے وکیع بن جراح اور عبداللہ بن مبارک اور یزید بن ہارون اور سعد بن صلت اور ابوعاصم اور عبدالرزاق بن ہمام صاحب مسند اور عبید اللہ بن موسیٰ اور ابونعیم اور ابوعبدالرحمن مقری وغیرہم بہت سے خلق اللہ نے حدیث کی روایت کی ہے۔ امام صاحب کی روایت کی پندرہ مسند حدیث کی جمع کی گئی ہین۔ آپ بڑے امام متورع زاہد عابد منکسر مزاج اور بڑے محتاط تھے۔ ہمیشہ تجارت سے بسر اوقات کیا کرتے تھے۔ انسے مناظرہ مین کوئی برنہین آتا تھا۔ امام مالک کا قول ہے کہ اگر ابوحنیفہ ہمسے مناظرہ کرتے اور اس ستون کو نصف سونے کا ثابت کرنا چاہتے تو ضرور دلیل سے ثابت کر دیتے۔ اور امام شافعی کا قول ہے کہ فقہ مین سب ابوحنیفہ کے عیال ہین جسکو فقہ مین تبحر کا شوق ہو وہ انکے تلامذہ سے سیکھے۔ امام احمد سے پوچھا گیا کہ آپکو فقہ مین ایسا کمال کیونکر پیدا ہوا فرمایا امام محمد کی کتابون سے یحییٰ ابن معین محدث کا قول ہے کہ میرے نزدیک قرأۃ حمزہ قاری کی اور فقہ ابوحنیفہ کی سب سے بہتر ہے مین نے علماء کو اسی پر پایا ہے۔ امام ابوحنیفہ شب کو مطلق نہین سوتے تھے رات بھر نفل مین قرآن شریف پڑھا کرتے تھے۔ پہلے روزانہ پانچ سو رکعت نفل پڑہتے تھے پھر اخیر مین ایک ہزار رکعت پڑہنے لگے تھے۔ اور

گرمی کے دنون مین بعد ظہر کے تھوڑا سا بیٹھکر سو لیا کرتے تھے اور جاڑے کے موسم مین بعد مغرب کے کچھ سو رہتے تھے۔ اور چالیس برس تک برابر عشا کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی ہے اور جس جگہ آپکا انتقال ہوا اس جگہ سات ہزار یا چھہ ہزار ختم قرآن شریف کا پڑھا ہے۔ امام شعرانی کا قول ہے کہ تمام مذہبون کے پہلے امام ابوحنیفہ کا مذہب جاری ہوا اور سب کے بعد دنیا سے یہی مذہب اُٹھے گا۔ وکیع بن جراح اور یحییٰ بن سعید قطان امام اعظم کے قول سے فتویٰ دیا کرتے تھے۔ کل محدثین امام ابوحنیفہ کے شاگردونمین داخل ہین۔

وفات		ولادت
سنہ ۱۷۹ھ ربیع الاول	امام مالک رح	سنہ ۹۳ھ یا ۹۵- یا ۹۶-

امام مالک بن انس فقیہ الامہ شیخ الاسلام- امام دار الہجرہ ابوعبداللہ اصبحی مدنی فقیہ محدث صاحب مذہب تھے۔ جب باہر سے مکان کے اندر جاتے تو سوائے قرآن شریف کی تلاوت کے اور کوئی شغل نہ رکھتے تھے۔ انھون نے نو سو شیخ سے علم حاصل کیا ہے جنمین سے تین سو تابعی تھے۔ یہ مدینہ منورہ کی گلیون مین پابرہنہ (ننگے پاؤن) پیدل چلا کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ عالم کو نہ چاہیے کہ علم کی بات ایسے آدمی کے سامنے بیان کرے جو نہ مانے اور عالم کی اطاعت نکرے کیونکہ اسمین ذلت علم اور توہین ہوتی ہے۔ انھون نے نافع اور زہری- و عامر بن عبداللہ و ابن منکدر و عبداللہ بن دینار وغیرہم سے حدیث کی روایت کی ہے اور انسے ابن مبارک اور قطان اور ابن مہدی اور ابن وہب اور سعید بن منصور اور یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری اور یحییٰ اندلسی اور یحییٰ بن بکیر اور قتیبہ ابو مصعب زہری اور ابو حذافہ سہمی وغیرہم نے۔ ہمیشہ امام مالک جنازہ کی نماز اور پنجگانہ نماز کے واسطے مسجد نبوی مین جایا کرتے تھے مگر بعد کو مسجد نبوی کا جانا یک قلم موقوف کر دیا تھا اور پچیس ۲۵ برس تک جماعت وغیرہ کے لیے مسجد مین نہ گئے اس وجہ سے کہ شاید کوئی منکر خلاف شرع بات دیکھون اور اُسے مٹا نہ سکون۔ امام شافعی تیرہ برس کی عمر مین امام مالک کے پاس مدینہ منورہ گئے اور اُنسے موطا پڑھا۔

وفات		ولادت
سنہ ۲۰۴ھ یکم شعبان	امام شافعی رح	سنہ ۱۵۰ھ

امام شافعی محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید- حبر الامۃ عالم قرشی مکی تھے-

انکی کُنیت ابوعبداللہ تھی۔ ربیع بن سلیمان کا قول ہے کہ امام شافعی کے دروازے پر سات سو اونٹ اُنلوگون کے کھڑے رہا کرتے تھے جو اُنسے پڑھنے آیا کرتے تھے۔ امام شافعی کا قول ہے اذا صَحَّ الْحَدِیْثُ فھو مذھبی۔ اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ علم اسکا نام نہین ہے کہ پڑھ لے اور یاد کرلے علم وہی ہے جو نفع دے آپ رات کو تین حصہ کرتے تھے ایک حصہ مین لکھا کرتے تھے اور دوسرے مین نماز پڑھتے اور تیسرے مین سویا کرتے تھے۔ اور ہر روز ایک ختم قرآن شریف پڑھا کرتے تھے۔ اور ہمیشہ آپ مہندی کا سُرخ خضاب کیا کرتے تھے۔ اور کبھی زرد خضاب بھی کرلیا کرتے تھے۔ اور ہمیشہ بیمار رہا کرتے تھے بواسیر کے عارضہ مین بہت سخت مبتلا تھے ہمیشہ خون جاری رہا کرتا تھا۔ اور حدیث کے درس کے وقت نیچے طشت رکھا جاتا تھا اُسمین خون ٹپکتا تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر بدعتی کو مین دیکھون کہ وہ ہوا پر چلتا ہے تو اُسکو مین نہ مانونگا انکے تیر کا نشانہ بہت ٹھیک تھا کبھی نشانہ مین خطا نہین ہوتی تھی۔ یہ اشعار عرب اور لغت اور ایام عرب اور فقہ اور حدیث اور علم تجوید مین دستگاہ کامل رکھتے تھے۔ سوا امام مالک کے اور بھی بہت سے لوگون سے حدیث کی سماعت کی ہے۔ اور انسے امام احمد اور حُمیدی اور ابوعُبید اور بُوَیطی اور ابو ثور اور ربیع مرادی اور زعفرانی وغیرہم نے حدیث روایت کی ہے۔ موطا امام مالک کو زبانی یاد کرکے امام مالک کو سنایا تھا اور بیس برس کی عمر مین فتوا دینا شروع کیا تھا۔ اور امام محمد سے ایک اونٹ کا بوجھا لکھ لیا امام محمد نے انکی مان سے نکاح بھی کرلیا تھا اور انسے امام محمد سے علمی مناظرہ بھی ہوا ہے۔ امام شافعی ہر روز ہمیشہ ایک ختم قرآن کا پڑھتے اور رمضان شریف مین ساٹھ ختم پڑھا کرتے تھے۔ انھون نے کسی حدیث کی روایت مین خطا نہین کی ہے۔

ولادت ۱۶۴ھ ربیع الاول	امام احمد بن حنبل رح	وفات ۲۴۱ھ ۱۲-ربیع الاول جمعہ

امام احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد ذہلی شیبانی مروزی بغدادی شیخ الاسلام سید المسلمین دس لاکھ حدیث کے حافظ اور بڑے متبع سنت تھے۔ انکی کنیت ابوعبداللہ تھی انھون نے سفیان ابن عُیَینہ اور امام ابویوسف اور ابراہیم بن سعد اور یحیٰی بن ابی زائدہ اور عبداللہ بن مبارک وغیرہم سے حدیث سنی ہے اور انسے امام بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور ابو زرعہ اور مطیّن اور عبداللہ بن احمد

ابن حنبل اور ابوالقاسم بغوی اور ابوعبدالرحمٰن نسائی وغیرہم نے حدیث کی روایت کی ہے۔ یہ قرن ثانی مین پیدا ہوے اور قرن ثالث مین انتقال فرمایا **فائدہ** قرن اول سنہ ۱۲۰ھ تک اور قرن ثانی سنہ ۱۷۰ھ تک اور قرن ثالث سنہ ۲۲۰ھ تک رہا۔ اسیکو خیر القرون کہتے ہین جیسا کہ حضرت شیخ محدث دہلوی نے اشعۃ اللمعات مین اسکی تصریح کی ہے یحییٰ بن معین شیخ المحدثین اور امام احمد اکثر رفیق علم رہے اور ان دونون بزرگون مین آپسمین بڑا اتحاد تھا۔ امام احمد کا قول تھا کہ جس حدیث کو ابن معین نہ پہچانین وہ حدیث ہی نہین ہے۔ امام احمد بن حنبل امام شافعی کے اقوال قدیمہ کے راویون مین سے ہین جیسے ابوثور ابراہیم ابن خالد اور کرابیسی اور زعفرانی تھے۔ اور امام شافعی کے اقوال جدید کے چھ راوی ہین۔ یونس بن عبدالاعلیٰ بویطی۔ ربیع بن سلیمان جیزی۔ مزنی۔ ربیع بن سلیمان مرادی۔ حرملہ۔ انکی تصنیف مسند حدیث کی کتاب حال مین چھپ گئی ہے۔ یہ ہمیشہ رات کو نوافل پڑھتے تھے اور لوگون سے چھپاکر ہر روز ایک ختم قرآن شریف پڑھا کرتے تھے۔ اور انکا معمول تھا کہ دن اور رات مین تین سو رکعت نفل پڑھتے مگر آخر عمر مین ڈیڑھ سو رکعت پڑھنے لگے تھے۔ انھون نے پانچ حج کیے۔ بوجہ لوگون کے ازدحام و ہجوم کے انکا جنازہ بغداد کے میدان مین لے گئے اور وہین جنازہ کی نماز پڑھی گئی۔ انکے جنازہ کی نماز مین آٹھ لاکھ مرد اور ساٹھ ہزار مستورات شریک تھین اور بعض روایت مین ہے کہ نمازیون کے علاوہ اور بھی بہت سے لوگ جمع تھے جنکی تعداد دس لاکھ سے زیادہ تھی۔ اور اس روز بیس ہزار یہودی اور نصاریٰ اور مجوس مشرف باسلام ہوے۔ ایسی کرامت کم لوگون سے ظاہر ہوئی۔

ذکر خیر القرون

امام شافعی کے اقوال قدیمہ و جدیدہ کے راوی

امام احمد کی کرامت

مختصر حالاتِ فقہای اربعہ رح

امام زفر ابوالہذیل زفر بن الہذیل بن قیس بن سلیم بن قیس بن مکمل بن ذہل بن ذویب بن جذیمہ بن عمرو بن جنجور بن جندب بن عنبر بن عمرو بن تمیم بن مر بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان عنبری فقیہ حنفی بڑے عالم عابد محدث محتاط امام المسلمین تھے امام اعظم کے شاگرد رشید ہین انکا ایسا صحیح قیاس کسی کا نہین ہوتا تھا۔ انکے باپ اصفہان مین رہا کرتے تھے اور یہ سنہ ۱۱۰ھ مین پیدا ہوے۔ یہ امام ابوحنیفہ کے ان دس اصحاب مین سے تھے جنہون نے امام ابوحنیفہ کو کتب فقہ کی تدوین مین مدد دی۔ امام ابوحنیفہ انکی بڑی عزت کیا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے اصحاب مین سے یہ اقیس ہین۔ آپ امام اعظم کی مجلس مین سب سے

مقدم بٹھایا کرتے تھے۔ امام ابوحنیفہ نے انکے خطبۂ نکاح میں فرمایا تھا۔ هٰذا امر فراماً من ائمة المسلمین وعلم من اعلامهم فی شرفه وحسبه سوائے امام ابویوسف کے انکا مثل امام کے اصحاب میں دوسرا کوئی نہ تھا یہ پہلے مُحدِّثْ تھے۔ **وفات** سنہ ۱۵۸ ہجری ماہ شعبان ۔

امام ابویوسف فقیہ العراقین امام علّامہ محدث نہامہ قاضی ابویوسف یعقوب بن ابراہیم بن حبیب کوفی مجتہد فی المذہب اور سب کے پہلے اصول فقہ کے لکھنے والے تھے۔ اور سب کے پہلے اسلام میں قاضی القضاۃ کے لقب سے یہی پکارے گئے۔ انہوں نے ہشام بن عروہ اور ابواسحٰق شیبانی اور سلیمان تیمی اور عطا بن سائب اور سلیمان اعمش اور عبیداللہ بن عمر عمری اور محمد بن اسحٰق بن یسار اور لیث بن سعد وغیرہم سے حدیث کی روایت کی ہے۔ اور تفقہ ابن ابی لیلی اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے حاصل کی۔ اور اُنسے امام محمد بن حسن شیبانی فقیہ اور امام احمد بن حنبل اور یحیٰی بن معین اور احمد بن منیع اور بشر بن ولید کندی اور علی بن جعد اور علی ابن مسلم طوسی اور عمرو بن ابی عمرو وغیرہ اکابر محدثین وفقہاے کاملین نے حدیث کی روایت کی ہے۔ انکے باپ بڑے غریب آدمی تھے۔ امام ابوحنیفہ رح امام ابویوسف کو پڑہاتے تھے مگر اُن کے باپ روکتے تھے اسوجہسے سو سو روپیہ دیا کرتے تھے کہ تم اپنا خرچ اس سے چلاؤ تاکہ علم دین کے حاصل کرنے میں کوئی امر مانع نہو۔ انکو حدیث اور مغازی اور ایام عرب میں بڑا دخل تھا۔ اِنکا حافظہ بھی بہت قوی تھا کہ صرف موضوع حدیثیں چالیس ہزار انکو یاد تھیں۔ اب اسی سے صحیح اور کام کی حدیثوں کو قیاس کرنا چاہیے۔ یہ ۲۹ برس امام صاحب کی خدمت میں صبح کو روزانہ حاضر ہوا کرتے تھے مگر کبھی فجر کی نماز فوت نہوئی۔ یہ ہمیشہ دو سو رکعت نفل پڑہا کرتے تھے۔ اِنکا قول ہے کہ جو بذریعہ کیمیا کے مال طلب کریگا وہ محتاج رہیگا۔ اِنکے شاگردوں میں سے محمد بن سماعہ ومعلی ابن منصور وبشر بن الولید وبشر بن غیاث وخلف بن ایوب وعصام بن یوسف وہشام بن عبداللہ وابوعلی رازی وہلال رائی وعلی بن جعد وامام محمد وغیرہم ہیں۔ کتاب الخراج کتاب الامالی انکی تصنیف ہے یحیٰی بن معین اور علی بن جعد وغیرہ محدثین نے اِنکو حدیث میں ثقہ مانا ہے۔ **وفات** سنہ ۱۸۲ھ ماہ ربیع الآخر۔

امام محمد بن حسن یہ واسط میں پیدا ہوئے اور کوفہ میں نشو ونما پائی۔ امام ابوحنیفہ کے پاس جب فقہ پڑہنے آئے تو امام ابوحنیفہ نے پوچھا کہ تمکو قرآن یاد ہے اِنہوں نے کہا نہیں۔ آپنے فرمایا جاؤ پہلے قرآن یاد

کرلو پھر میرے پاس آؤ۔ امام محمد چلے گئے۔ اور ایک ہفتہ مین قرآن حفظ کرکے درس مین شریک ہو گئے۔ اورانہون نے حدیث مسعر بن کدام اور سفیان ثوری اور مالک بن دینار اور امام مالک اور اوزاعی اور ربیعہ اور امام ابویوسف سے پڑہی۔ اور انسے امام شافعی اور ہشام بن عبید اللہ رازی اور ابو عبید قاسم ابن سلام وغیرہم نے۔ امام ابوحنیفہ کا علم امام محمد کی تصانیف سے ظاہر ہوا۔ علوم دینیہ مین امام محمد نے نوسو نوے ۹۹۰ کتابین تصنیف کی ہین۔ اور انہون نے امام مالک سے کچھ اوپر سات سو حدیثون کی سماعت کی ہے انہون نے دس لاکھ ستر ہزار ایک سو مسئلہ قرآن وحدیث سے استنباط کیا ہے۔ یہ بیس ۲۰ برس کی عمر مین کوفہ کی مسجد مین درس کے لیے بیٹھے۔ اور یہ فقہ حدیث لغت نحو حساب مین بڑے ماہر تھے امام شافعی نے فرمایا کہ خدا کی قسم مین امام محمد ہی کی تصانیف سے فقیہ ہوا ہون امام محمد کی مشہور کتابین یہ ہین۔ مبسوط۔ زیادات۔ جامع صغیر۔ جامع کبیر۔ سیر صغیر۔ سیر کبیر۔ نوادر۔ نوازل۔ رقیات۔ ہارونیات۔ کیسانیات۔ جرجانیات۔ کتاب الآثار۔ موطا۔ امام محمد نے اپنی سیر کبیر کو ساٹھ جلدون مین لکھواکر ہارون رشید خلیفۂ عباسی کے پاس بھیجدیا تھا جسکو اسنے بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا اور بہت پسند کیا۔ **شامی** ص ۲۶۱ ج ۵ مین ہے کہ امام محمد نے حرام حلال کے ضروری مسائل دو لاکھ لکھے ہین **وفات** سنہ ۱۸۹ھ

عدد تصانیف امام محمد ۹۹۰

سیر کبیر ساٹھ جلدون مین ہے

حسن بن زیاد لؤلؤی کوفی امام ابوحنیفہ کے شاگرد وہین بڑے زبردست فقیہ اور امام محمد سے کسیطرح کم نہ تھے بلکہ بعض وقت اپنی تقریر سے امام محمد کو دبا لیا کرتے تھے۔ انہون نے ابن جریج سے بارہ ہزار ایسی حدیثین لکھی ہین جنکی فقہا کو نہایت حاجت ہے۔ اور امام ابوحنیفہ سے بھی بکثرت حدیثون کی روایات حفظ کین۔ بعد تیس ۳۰ برس کے انہون نے فقہ شروع کی اور دس برس تک اسمین مشغول رہے اس عرصہ مین کبھی پیٹھ اپنے بستر پر نہ رکھی اور چالیس برس برابر لوگون کو فتوے دیا کیے۔ ابن اثیر نے ان کو تیسری صدی کا مجدد بتلایا ہے۔ باوجود اسکے محدثین نے انکو متروک الحدیث اور ضعیف کہا ہے۔ انکی تصانیف سے کتاب مجرد اور امالی مشہور ہین۔ محمد بن سماعہ اور محمد بن شجاع ثلجی اور علی رازی اور خصاف کے والد عمرو نے آپسے تلمذ کیا ہے۔ کنیت آپکی ابو علی تھی۔ **وفات** سنہ ۲۰۴ھ

مختصر حالات فقہای متقدمین

داؤد طائی ابوسلیمان کوفی محدث ثقہ زاہد عالم عامل اور ورع زمانہ تھے۔ ضروری علوم حاصل کرنیکے

بعد اعمش اور ابن ابی لیلیٰ سے حدیث کو سُنا پھر بیس برس امام ابوحنیفہ کی خدمت مین رہکر فقہ ایسی حاصل کی کہ امام کے اصحاب مین سے کسی کو اُنپر تقدم کا رتبہ نہ تھا۔ صاحبین کا جب کسی مسئلہ مین اختلاف ہوتا تو دونون انکے پاس فیصلہ کو آتے۔ مگر یہ امام ابویوسف سے بہت ناراض رہا کرتے تھے۔ اور اُنسے اسوجہ سے بات نہ کرتے کہ اُنھون نے اپنے اُستاد ابوحنیفہ کے خلاف کیا کہ قضا کو قبول کیا۔ اِن سے سفیان بن عُیَینَہ نے روایت کی ہے۔ اور انکی روایت کی حدیث نسائی مین موجود ہے اُنھون نے امام ابوحنیفہ سے فیض باطنی کا اکتساب کیا ہے۔ حَبیب راعی کی صحبت نے انکو فنا فی اللہ کر دیا۔ اب اِنکا ذکر صوفیہ کے گروہ مین کیا جاتا ہے۔ **وفات** سنہ ۱۶۰ ہجری

امام لیث بن سعد انھون نے محمد بن شہاب زہری سے بہت علم سیکھا۔ اور امام مالک سے بڑھکر فقیہ تھے۔ عطاء اور نافع وغیرہ سے آپ حدیث کی روایت کرتے تھے اور آپ سے ابن مبارک نے روایت کی ہے۔ آپکی سالانہ پانچ ہزار دینار کی آمدنی تھی مگر آپ پر زکوٰۃ واجب نہوتی تھی۔ آپ حاتم وقت تھے جب تک تین سو ساٹھ مسکینون کو کھانا کھلا نہ لیتے آپ کھانا نہ کھاتے۔ آپ حنفی المذہب اور مصر کے قاضی تھے۔ آپ فقیہ النفس حافظ حدیث و اشعار عرب بڑے نحوی اور مجود قرآن تھے۔ اصحاب صحاح ستّہ نے آپ سے تخریج کی ہے۔ ولادت آپکی سنہ ۹۲ھ کی ہے۔ **وفات** سنہ ۱۷۵ ہجری

حَمّاد بن امام ابوحنیفہ یہ بڑے عابد زاہد عالم باعمل فقیہ محدث تھے۔ آپنے والد امام ابوحنیفہؒ سے حدیث و فقہ پڑھی اِنکو فقہ مین ایسی مہارت تھی کہ اپنے والد ہی کے زمانہ مین فتوا دیا کرتے تھے یہ امام ابویوسف و امام محمد و زفر و حسن بن زیاد کے طبقہ کے تھے۔ اور تدوین کتب فقہ مین اُنکے معاون تھے۔ آپ کے بیٹے اسمٰعیل نے آپ سے فقہ حاصل کی۔ ابن عَدِی نے باعتبار حافظہ کے آپکو ضعیف بتلایا ہے۔ آپ بعد قاسم بن معن کے کوفہ کے قاضی بھی مقرر ہوے تھے۔ **وفات** سنہ ۱۷۶ ماہ ذیقعدہ

عافیہ بن یزید ازدی کوفی امام ابوحنیفہ کے اصحاب سے بڑے فقیہ اور محدث صدوق تھے امام صاحب آپکی بیحد تعظیم و تکریم کرتے اور جب تک آپ سے مشورہ نہ لیتے کوئی مسئلہ نہ لکھواتے تھے انھون نے

اعمش اور ہشام بن عروہ سے حدیث کی روایت کی ہے ۔ نسائی نے انسے روایت کی ہے ۔ مدت تک یہ کوفہ کے قاضی رہے ۔ **وفات** سنہ ۱۸۱ ہجری ۔

یحیٰی بن زکریا ۔ ابوسعید کوفی حافظ احادیث اور فقیہ متدین اور آن فضلا مین شمار کیے جاتے تھے جنھون نے فقہ و حدیث کو جمع کیا ۔ امام ابوحنیفہ کے جو چالیس اصحاب کتب فقہ کی تدوین مین مشغول تھے انھین سے آپ عشرۂ متقدمین مین داخل تھے ۔ آپ بیس سال تک برابر روزانہ قرآن شریف کا ختم کیا کرتے تھے ۔ امام احمد اور ابن معین اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے آپ سے روایت کی ہے ۔ **وفات** سنہ ۱۸۳ھ

اسد بن عمرو بجلی کوفی امام ابوحنیفہ کے اُن چالیس اصحاب مین سے تھے جو فقہ کی تدوین مین مشغول تھے اور عشرۂ متقدمین مین مثل امام ابویوسف اور امام محمد و زفر و داؤد طائی وغیرہ کے شمار کیے جاتے تھے ۔ تیس ۳۰ برس امام صاحب کی کتابت کی ہے ۔ بعد امام ابویوسف کے ہارون رشید نے انکو بغداد اور واسط کا قاضی مقرر کیا اور اپنی بیٹی کا خلیفہ ہارون رشید نے انسے نکاح کر دیا تھا ۔ آپ سے امام احمد وغیرہ نے حدیث کی روایت کی ہے اور آپ بڑے ثقہ تھے ۔ **وفات** سنہ ۱۸۸ ہجری ۔

علی بن مُسہر کوفی امام ابوحنیفہ کے اصحاب سے جامع فقہ و حدیث تھے ۔ آپ سے سفیان ثوری نے امام ابوحنیفہ کا علم اور انکی کتب کو اخذ و نقل کیا ۔ مدت تک آپ موصل کے قاضی رہے اصحاب صحاح ستہ نے آپ سے تخریج کی ہے ۔ **وفات** سنہ ۱۸۹ ہجری ۔

یوسف بن خالد ابوخالد بصری مدت تک امام ابوحنیفہ کی صحبت مین رہکر اکتساب علوم فرمایا انھون نے چالیس ہزار مسائل مشکلہ کا حل امام صاحب سے کیا ۔ یہ بڑے عالم فاضل فقیہ مفتی تھے ۔ مگر تقریب مین انکو متروک الحدیث لکھا ہے باوجود اسکے ابن ماجہ مین انکی روایت موجود ہے ۔ **وفات** سنہ ۱۸۹ھ

عبداللہ بن ادریس ابومحمد کوفی فقیہ عابد محدث ثقہ امام ابوحنیفہ اور اعمش اور ابن جریج

اور شعبہ سے حدیث کی روایت کی اور آپ سے امام مالک اور ابن مبارک اور امام احمد نے روایت کی ہے۔ آپ کے انتقال کے وقت آپ کی لڑکی نے رونا شروع کیا آپ نے منع کیا اور فرمایا کہ مین نے اس مکان مین چار ہزار بار قرآن کا ختم کیا ہے۔ اصحاب صحاح ستہ نے آپکی روایت لی ہے۔ **وفات** سنہ ۱۹۲ ہجری۔

یوسف بن امام ابو یوسف بڑے فقیہ و محدث تھے۔ فقہ و حدیث امام ابو یوسف سے حاصل کی یہ اپنے والد ہی کی حیات مین غربی بغداد کے قاضی ہوئے اور تا وفات قاضی رہے۔ اور ہارون رشید کے حکم سے مدینہ منورہ مین جمعہ کی نماز پڑہائی ہے۔ بماہ رجب بغداد مین انکا انتقال ہوا۔ **وفات** سنہ ۱۹۲ھ

حفص بن غیاث نخعی کوفی عالم محدث ثقہ زاہد تھے۔ یہ اُن لوگون مین سے ہین جنکے حق مین امام صاحب نے انتم مسار قلبی وجلاء حزنی[1] فرمایا انہون نے فقہ امام صاحب سے اور حدیث امام ابو یوسف اور سفیان ثوری اور اعمش اور ابن جریج اور ہشام بن عروہ وغیرہم سے حاصل کی۔ اور ان سے امام احمد اور یحیی بن معین اور ابن مدینی یحیی قطان وغیرہم نے روایت کی ہے۔ صحاح ستہ مین انکی حدیثین موجود ہین۔ کوفہ اور بغداد مین دار القضا کے متولی رہے۔ **وفات** سنہ ۱۹۴ھ

وکیع یہ فقہ و حدیث کے امام حافظ ثقہ زاہد عابد امام شافعی و امام احمد کے اُستاد تھے۔ فقہ امام ابو حنیفہ سے حاصل کی۔ آپ ہمیشہ روزہ رکھتے اور ہر رات کو ایک ختم قرآن پڑھتے تھے۔ آپ امام ابو حنیفہ کے قول پر فتوا دیتے اور یحیی بن سعید قطان آپ کے قول پر فتوا دیا کرتے تھے **وفات** سنہ ۱۹۷ھ

خالد بن سلیمان یہ امام صاحب کے تلامذہ سے اہل بلخ کے امام تھے۔ یہ امام کے اُن اصحاب مین سے تھے جنکو امام نے فتوا دینے کی اجازت دی تھی انہون نے امام صاحب سے حدیث کی روایت کی ہے۔ انکو ابو معاذ خالد بلخی کہتے تھے۔ انکا چوراسی سال کی عمر مین جمعہ کے روز انتقال ہوا۔ **وفات** سنہ ۱۹۹ھ

[1] یعنی تم لوگ میرے دل کی خوشی اور میرے غم کے دور کرنے والے ہو ۱۲ منہ

نام	طبقۂ تابعین	وفات
عَلقمہ	بن قیس بن عبداللہ فقیہ العراق کوفی ابراہیم نخعی کے ماموں تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات مین یہ پیدا ہوے اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور ابن مسعود اور حضرت علی اور ابو درداء سے حدیث سُنی اور قرآن اور فقہ ابن مسعود سے سیکھی یہ بڑے فقیہ اور نہایت خوش آوازی کے ساتھ قرآن شریف پڑھتے تھے۔ اُنسے ابراہیم بن نخعی اور شعبی اور ابو الضحیٰ مسلم بن صبیح نے حدیث کی روایت کی ہے۔ یہ امام اور بڑے فقیہ اور زکی الطبع اور جلیل القدر تھے۔ اکثر صحابہ کرام اِنسے مسائل پوچھتے اور فتوے لیا کرتے تھے۔	سنہ ۶۲ھ
ابو مسلم خولانی عبداللہ بن ثوب	ریحانۃ الشام فقیہ عابد زاہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی مین مسلمان ہوے تھے۔ انہین کو یمامہ مین اسود عنسی کذاب نے آگ مین چھوڑا تھا کئی روز یہ آگ مین نماز پڑھتے رہے۔ اِس کیفیت کو دیکھکر بہت لوگ مسلمان ہو گئے پھر اُسنے انکو نکلوا دیا تب انھون نے مدینہ کی ہجرت کی۔ اور مدینہ مین اُسوقت پہونچے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کرکے لوگ فارغ ہو بیٹھے تھے اور ابو بکر رض باجماع صحابہ مہاجرین وانصار خلیفۂ رسول اللہ ہوے تھے۔ حضرت عمرؓ نے اِنکو دیکھکر اُنسے ابو مسلم خولانی کا حال پوچھا کہ اسود نے انکو آگ مین چھوڑا تھا۔ تو اُنکا کیا حال ہوا۔ انکے بیان سے انکو معلوم ہوا کہ وہ یہی ہین۔ اسپر حضرت عمر بہت روے اور انکو حضرت ابو بکر رض کے پاس لیگئے	سنہ ۶۲ھ
مسروق	یہ امام ہمدانی کوفی اور بڑے فقیہ نامی اور پہلوان عمرو بن معدیکرب صحابی کے بھانجے تھے۔ حضرت عمر رض اور حضرت علی رض اور معاذ بن جبل اور عبداللہ بن مسعود اور اُبَی بن کعب سے اِنھون نے علم دین حاصل کیا اور اُنسے ابراہیم اور شعبی اور ابو اسحٰق وغیرہ نے حدیث سُنی۔ انکی کنیت ابو عائشہ تھی یہ قاضی شُریح سے بڑھکر طرقِ افتاء سے واقف تھے اور ہمیشہ قاضی شریح اِنسے مسائل پوچھتے اور انسے مشورہ لیا کرتے تھے۔ اور یہ شریح سے استفادہ نہین کرتے تھے۔ ابو عائشہ مسروقؒ نے حضرت ابو بکر صدیق کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔	سنہ ۶۳ھ

نام	طبقہ تابعین	وفات
قاضی شُریح	یہ ابوامیّہ کندی کوفی فقیہ اور بڑے زیرک تھے۔ اِنکو حضرت عمر اور حضرت علی نے اپنی اپنی خلافت کے زمانہ مین کوفہ کا قاضی مقرر کیا تھا۔ اور برابر قاضی رہے یہانتک کہ حجاج بن یوسف کے زمانہ مین عہدۂ قضا سے مستعفی ہوے۔ اُنھون نے حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن مسعود سے روایت کی ہے اور اُنسے شعبی اور نخعی اور ابن سیرین وغیرہم نے۔ اِنکی ایک سو بیس برس کی عمر تھی۔	سنہ ۷۸ ھ
ابن ابی لیلیٰ	امام ابوعیسیٰ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ انصاری کوفی فقیہ خلافت حضرت عمرؓ مین انکی پیدایش ہے۔ اِنھون نے حضرت عمرؓ کو موزہ پر مسح کرتے ہوے دیکھا ہے۔ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور ابن مسعود اور ابوذر وغیرہ صحابہ سے روایت کی ہے۔ حضرت علیؓ کو گالی نہ دینے کی وجہ سے اِنکو حجاج نے مارا تھا۔ یہ بڑے خداترس اور منصف مزاج تھے۔	سنہ ۸۲ ھ
امام زین العابدین	علی بن امام حسین بن امیرالمؤمنین امام المسلمین علی بن ابی طالب ابوالحسن ہاشمی مدنی یہ بڑے فقیہ عابد زاہد صابر حلیم تھے واقعۂ کربلا مین اپنے والد کے ساتھ بیمار تھے۔ خدا نے انکو بقاے نسل کے لیے باقی رکھا تھا۔ اِنھون نے اپنے والد اور اپنے چچا امام حسن اور عائشہ صدیقہ اور ابوہریرہ اور ابن عباس اور ابن عمر وغیرہم سے حدیثین سُنی ہین۔ اور اُنسے امام محمد باقر اور زہری اور یحییٰ بن سعید وغیرہم نے بسبب کثرت عبادت کے اِنکو زین العابدین کہتے تھے۔ یہ ہمیشہ دن رات مین ہزار رکعت نفل پڑھا کرتے تھے۔ اور اسقدر رویا کرتے تھے کہ اُنکے آنسو بدن سے بہا کرتے تھے۔	سنہ ۹۴ ھ ربیع الاول
ابراہیم تیمی	یہ عالم باعمل محدث فقیہ تھے۔ عمرو بن میمون ازدی سے حدیث سنی ہے اور اُنسے اعمش وغیرہ نے۔ یہ بڑے عابد تھے کہ اکثر عبادت مین ایسا منہمک رہتے تھے۔ کہ بغیر کھاے ہوے دو ماہ تک عبادت مین مصروف رہجاتے۔ اِنکی عمر چالیس برس سے کم تھی۔ حجاج بن یوسف ظالم نے ظلم سے ابراہیم نخعی کے دہوکے مین اِنکو بھی شہید کیا۔ اِسنے پوچھا تھا کہ تم ابراہیم ہو یعنے نخعی انھون نے کہا ہان۔ اوسنے نخعی سمجھکر اُنکو شہید کر ڈالا۔	سنہ ۹۲ ھ

نام	حالات	سنہ وفات
عروۃ بن زبیر	عالم المدینہ ابو عبداللہ قریشی اسدی مدنی سیر اور حدیث کے حافظ اور شیخ الشیوخ بڑے متبحر عالم تھے۔ اُنھون نے اپنے والد اور زید بن ثابت اور اُسامہ بن زید اور اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ اور ابوہریرہ وغیرہم سے روایت کی ہے۔ اُور اُنسے انکے بیٹے شیخ المحدثین ہشام بن عروۃ اور زہری اور محمد بن المنکدر اور صالح بن کیسان نے روایت کی ہے۔ زُہری نے انکی تعریف مین لکھا ہے کہ یہ ایک بحر موّاج ہین۔ یہ ہمیشہ روزہ رکھتے اور دن بھر قرآن پڑھتے اور رات کو نوافل مین بھی قرآن پڑھا کرتے تھے۔	سنہ ۹۴ھ
ابراہیم نخعی	فقیہ العراق کوفی تابعی تھے۔ اُنھون نے حضرت عائشہ صدیقہ سے ملاقات کی ہے۔ علقمہ اور مسروق اور اسود وغیرہم سے حدیث کی روایت کی ہے۔ اُور اُنسے حماد بن ابو سلیمان فقیہ اور سماک بن حرب اور اعمش وغیرہم نے۔ اُنسے اِنکے زمانہ کے علما ایسا ڈرتے تھے جیسے عوام بادشاہ سے ڈرتے ہین۔ امام ابوحنیفہؒ نے حجاج کے مرنے کی اِنکو بشارت دی تھی تو یہ مارے خوشی کے رونے لگے اور سجدۂ شکر ادا کیا کیونکہ وہ ظالم اور سفاک۔ اور بڑا دلیر اور بے باک تھا۔	سنہ ۹۵ھ
ابو عثمان نہدی	عبدالرحمٰن بصری حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر رویت نصیب نہوئی یہ بڑے جلیل القدر تابعی ہین۔ اُنھون نے حضرت عمر اور ابن مسعود اور حذیفہ اور اسامہ وغیرہم سے حدیث کی روایت کی ہے۔ اُور اُنسے قتادہ اور سلیمان تیمی اور خالد الحذاء وغیرہم نے۔ یہ سلمان فارسی صحابی کی خدمت مین بارہ برس تک اکتساب فیض کرتے رہے۔ یہ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو نوافل پڑھا کرتے تھے۔	سنہ ۱۰۰ھ
ابو صالح	ذکوان مدنی حضرت عثمان کے حصار کے زمانہ مین مدینہ مین تھے یہ اکثر تیل اور گھی وغیرہ بیچنے کو کوفہ جایا کرتے تھے۔ اُنھون نے ابوہریرہ اور حضرت عائشہ صدیقہ اور چند صحابہ سے حدیث سُنی ہے۔ اُور اُنسے اِنکے بیٹے سہیل اور اعمش اور زید بن اسلم اور یحییٰ بن سعید قطان نے حدیث سُنی ہے امام احمد نے لکھا ہے کہ یہ ثقہ اور بڑے لوگون سے تھے۔ اعمش نے اِنسے ایک ہزار حدیث سُنی ہے۔ یہ حدیث کی روایت مین بہت معتبر مانے گئے ہین۔ رجال حدیث مین انکا نام بہت دیکھا جاتا ہے۔ یہ بڑے پایہ کے شخص تھے۔	سنہ ۱۰۱ھ

نام	طبقۂ تابعین	وفات
عطاء بن یسار	امام ربانی ابو محمد عطاء بن یسار مدنی فقیہ واعظ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ انھون نے زید بن ثابت اور ابو ایوب اور عائشہ صدیقہ اور اسامہ بن زید اور ابو ہریرہ وغیرہ اصحاب سے حدیث کو سُنا ہے۔ اور اِنسے زید بن اسلم اور عمرو بن دینار اور صفوان بن سلیم اور ہلال بن ابی میمونہ نے حدیث کی روایت کی ہے۔ یہ بڑے ثقہ جلیل القدر علم کے معدن تھے۔	سنہ ۱۰۳ھ
مُجاہد بن جُبیر	ابو الحجاج مکی قاری مفسر کلام اللہ۔ بڑی پایہ کے عالم تھے۔ انھون نے عائشہ صدیقہ اور ابو ہریرہ اور ابن عباس اور ابن عمر وغیرہم سے حدیث کو سنا ہی مدت تک ابن عباس کی صحبت مین رہکر تفسیر سیکھا قرآن شریف تین بار ابن عباس کو سنایا اور ہر آیت کے متعلق دریافت کرتے تھے کہ کس مادہ مین اور کیونکر یہ آیت اُتری۔ مجاہد سے ابن کثیر اور ابو عمرو بن علاء نے قرآن پڑھا ہے۔ اور مجاہد سے قتادہ اور عمرو بن دینار اور منصور اور اعمش وغیرہم نے حدیث سُنی ہے۔ مجاہد نے اولاد ابلیس کے یہ نام بتائے ہین۔ لاقیس۔ وَلہان۔ ہفاف۔ مُرّہ۔ زلنبور۔ بتر۔ ابیض۔ اعور۔ داسم۔	سنہ ۱۰۳ھ
شَعبی	ابو عمرو عامر بن شراحیل کوفی علامۃ التابعین حضرت عمرؓ کے زمانہ مین پیدا ہوے۔ اور پانچ سو صحابہ کو دیکھا ہے۔ انھون نے عمران بن حصین اور جریر بن عبد اللہ بجلی اور ابو ہریرہ اور ابن عباس اور عائشہ صدیقہ اور عدی بن حاتم طائی وغیرہم سے روایت کی ہے۔ اور ان سے اسمٰعیل بن ابو خالد اور اعمش اور امام ابو حنیفہؒ اور ابن عون وغیرہم نے حدیث کی روایت کی ہے۔ یہ شعبی امام ابو حنیفہ کے اکابر اساتذہ سے ہین۔ یہ بڑے جلیل القدر تابعی فقیہ تھے کہ صحابہ کے زمانہ مین فتوے دیا کرتے تھے۔ لطیفہ شعبی بڑے حاضر جواب تھے کسی نے اُنسے پوچھا کہ بتلایئے تو ابلیس کے بی بی ہے انھون نے کہا کہ اُسکی شادی مین شریک نہتا۔ انھون نے کہا پھر فوراً مجھے یہ آیت یاد پڑگئی۔ افتتخذونہ وذریتہ اولیاء من دونی مین نے سوچا کہ بغیر زوجہ کے اولاد تو ہوتی نہین اسلیئے پھر اُس سے میٔنے کہا ہان۔ بی بی ہے۔ پھر وہ سائل چلا گیا۔	سنہ ۱۰۴ھ

سالم فقیہ	یہ فقیہ مدنی عبداللہ بن عمر بن خطاب رضہ کے بیٹے بڑے عالم باعمل اور عابد زاہد اور محدثون کے اُستاد تھے - اِنھون نے اپنے باپ ابن عمر اور عائشہ صدیقہ اور ابوہریرہ وغیرہم سے روایت کی ہے - اور انسے عمرو بن دینار اور زہری اور عبیداللہ بن عمر وغیرہم نے حدیث سُنی ہے -	سنہ ۱۰۶ھ
طاؤس	ابو عبدالرحمن طاؤس بن کیسان یمانی شیخ اہل یمن اور یمنیون کے مفتی بڑے جلیل القدر تابعی تھے - اِنھون نے زید بن ثابت اور عائشہ صدیقہ اور اور ابوہریرہ اور زید بن ارقم اور ابن عباس وغیرہم سے حدیث سُنی ہے اور انسے انکے بیٹے عبداللہ اور زہری اور ابراہیم بن میسرہ وغیرہ نے - یہ علم و عمل مین بڑے کامل تھے - عمرو بن دینار نے کہا ہے کہ مین نے طاؤس جیسا کسیکو نہین دیکھا اور عطار نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ مین طاؤس کو اہل جنت سے خیال کرتا ہون - یہ حج بہت کیا کرتے تھے - امام شعرانی نے لکھا ہے کہ انھون نے چالیس حج کئے - انکے جنازہ کی نماز مکہ مین ہشام بن عبدالملک نے پڑھی ہے -	سنہ ۱۰۶ھ
سُلیمان بن یسار	فقیہ مدنی مجتہد سعید بن مسیب سے زیادہ سمجھدار تھے انھون نے حضرت عائشہ صدیقہ اور ابوہریرہ اور زید بن ثابت اور ابن عباس سے حدیث سُنی ہے اور انسے عمرو بن دینار اور زہری اور یحیی بن سعید اور صالح بن کیسان وغیرہم نے - جب کوئی مستفتی سعید بن مسیب کے پاس آتا تو آپ فرماتے کہ سلیمان کے پاس جاؤ - امام مالک فرماتے تھے کہ سلیمان سب لوگون کے عالم ہین - یہ بڑے خوبصورت جوان صالح تھے -	سنہ ۱۰۷ھ
محمد بن سیرین	یہ امام ربانی حضرت عمرؓ کے خلافت کے زمانہ مین پیدا ہوے - یہ حضرت انس بن مالک صحابی کے غلام اور بہرے بھی تھے - اِنھون نے ابوہریرہ اور ابن عباس اور ابن عمر وغیرہم سے حدیثون کی روایت کی ہے - اور انسے بہت سے علما نے روایت کی ہے - یہ تعبیر خواب مین امام مانے گئے ہین - اِنکے مزاج مین کچھ مزاح بھی تھا - حسن بصری سے زیادہ یہ اثبت فی الحدیث تھے -	سنہ ۱۱۰ھ
ابن جُریج	عبدالملک مکی فقیہ محدث صاحب تصانیف - حدیث مین مجاہد اور عطا اور میمون بن مہران اور نافع اور زہری کے شاگرد اور وکیع بن جراح اور سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ کے اُستاد تھے -	سنہ ۱۱۵ھ

نام	طبقہ تابعین	وفات
حسن بصری	ابو سعید حسن بن یسار سادات تابعین سے علم زہد تورع عبادت کے جامع اور دیندار عالم تھے - اِنکے باپ زید بن ثابت انصاری صحابی کے غلام تھے - اور انکی ماں خیرہ حضرت ام المؤمنین ام سلمہ کی لونڈی تھین - بسا اوقات خیرہ کسی کام سے جایا کرتی تہین اور یہ روتے تھے تو ام سلمہ انکو چپ کرانیکی غرض سے اپنے پستان مبارک انکے منہ مین دیدیا کرتی تہین اور یہ برابر چوسا کرتے تھے - خدا کا حکم دودہ نکلا اور یہ پل گئے کہتے ہین کہ اسیوجہ سے اِنسے حکمت کی باتین بہت صادر ہوئین - اور اُسی دودہ کی برکت سے انکی فصاحت حجاج کی فصاحت سے بڑہی ہوئی تھی - بسبب رنجش کے اِنکے جنازہ مین ابن سیرین شریک نہوے -	سنہ ۱۱۰ھ
ابو بُردَہ رضہ عامر	بن ابو موسیٰ اشعری صحابی امام فقیہ بڑے علامہ فہامہ اور فاضل تکلامہ تھے - انھون نے اپنے والد ابو موسیٰ اشعری اور حضرت علی اور زبیر بن عوام اور حذیفہ بن یمان اور عبداللہ بن سلام اور ابوہریرہ وغیرہم سے حدیث کی روایت کی ہے - اور انسے ثابت بنانی اور قتادہ اور ابو اسحاق شیبانی وغیرہم نے حدیث سنی ہے - یہ بڑے محتاط تھے - لکھتے ہین کہ قاضی شریح کے بعد کوفہ کے قاضی بنائے گئے تھے -	سنہ ۱۰۴ھ
عِکرِمہ	امام علامہ ابو عبداللہ بربری مدنی ہاشمی ابن عباس کے غلام بڑے زبردست عالم تھے - اِنھون نے ابن عباسؓ اور علیؓ اور عایشہ صدیقہ اور ابوہریرہ رضہ اور عقبہ بن عامر اور ابو سعید خدری سے روایت کی ہے اور انسے ایوب اور عاصم احول اور عباد بن منصور اور عبدالرحمن بن سلیمان وغیرہم نے روایت کی ہے - حضرت ابن عباس کے زمانہ مین یہ فتوا دیا کرتے تھے - سعید بن جبیر اور شعبی وغیرہ نے انکی اعلم بکتاب اللہ ہونیکی بہت تعریف کی ہے	سنہ ۱۰۶ھ
قاسم بن محمد	بن ابو بکر صدیق رضہ مدنی امام جلیل القدر فقیہ محدث اعلم بالسنۃ تھے انھون نے عایشہ صدیقہ اور ابن عباس اور ابن عمر اور امیر معاویہ وغیرہ سے حدیث کی روایت کی ہے - اور انسے زہری اور ابن منکدر اور ربیعۃ الراے وغیرہم نے روایت کی - یحییٰ بن سعید اور سفیان اور ابن مدینی نے انکی بڑی تعریف کی ہے	سنہ ۱۰۶ھ

وہب بن منبہ	حافظ ابو عبداللہ صنعانی عالم اہل یمن واسع العلم اعلم اہل زمانہ اور بڑے جلیل القدر تابعی تھے - انکی پیدائش سنہ ۳۴ھ مین ہے - انھون نے ابوہریرہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابوسعید اور جابر بن عبداللہ وغیرہم سے روایت کی ہے - یہ بیس برس تک عشار کے وضو سے فجر کی نماز پڑھتے رہے - اہل کتاب کی روایتون کو انھون نے خوب ضبط کیا تھا اور انکو اس سے بڑی دلچسپی تھی - صحیحین مین انکی حدیث موجود ہے -	سنہ ۱۱۴ھ
مکحول شامی	ابو عبداللہ بن ابو مسلم ہذلی عالم اہل شام فقیہ حافظ حدیث اور زہری سے زیادہ فقہ مین ماہر تھے - انھون نے ابوامامہ باہلی اور واثلہ بن اسقع اور انس بن مالک اور محمود بن ربیع وغیرہ سے حدیث سُنی - اور انسے ایوب بن موسی اور حجاج بن ارطاۃ اور اوزاعی وغیرہ نے روایت کی ہے - یہ تحصیل علم کے لیے مصر عراق - مدینہ - شام وغیرہ مین بہت روز رہے - انکی زبان مین لکنت تھی کہ قاف کو کاف کر دیا کرتے تھے -	سنہ ۱۱۳ھ
عطا بن ابی رباح	بڑے جلیل القدر تابعی کبار فقہار سے تھے - اور بڑے عالم زاہد تھے - جابر بن عبداللہ انصاری اور ابن عباس اور ابن زبیر اور ابوہریرہ وغیرہ صحابہ سے حدیث کی روایت کی ہے اور آپ سے عمرو بن دینار اور زہری اور قتادہ اور مالک بن دینار اور اعمش اور اوزاعی اور امام ابوحنیفہ نے - یہ سب سے زیادہ احکام مناسک جانتے تھے - ابن ابی لیلی کا قول ہے کہ عطا نے ستر حج کئے - اور انکی عمر ایک سو برس کی تھی - امام ابوحنیفہ نے کہا کہ مینے عطا سے بڑھکر اچھا عالم کسیکو نہین دیکھا - ابن عباس نے لوگون سے فرمایا کہ تم لوگ عطا کے ہوتے ہوے میرے پاس کیون آیا کرتے ہو - امام محمد باقر نے فرمایا کہ دنیا مین عطا سے بڑھکر مناسک حج کا جاننے والا کوئی نہین ہے - یہ اپنے وقت مین مکہ کے مفتی تھے -	سنہ ۱۱۵ھ یا ۱۱۴
قتادہ بن دعامہ	ابو الخطاب حافظ علامہ سدوسی بصری مادر زاد نابینا مفسر قرآن اور بڑے قوی الحافظہ تھے - انھون نے انس بن مالک اور عبداللہ بن سرجس اور سعید بن المسیب اور ابو الطفیل سے حدیث کی روایت کی ہے اور انسے مسعر بن شیبان اور شعبہ بن معمر اور ابو عوانہ وغیرہم نے - یہ ایک دفعہ جو سن لیتے تھے پھر کبھی نہ بھولتے - یہ نحو - لغت - ایام عرب - انساب کے امام تھے - معمر نے زہری سے پوچھا کہ آپ کے نزدیک قتادہ کو زیادہ علم ہے یا مکحول کو فرمایا قتادہ کو - شعبہ نے کہا کہ مینے قتادہ کو ستر حدیثین سنائین سوا چار حدیثون کے سبکو کہا کہ مینے حضرت انس سے سنا ہے - امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ قتادہ احفظ اہل بصرہ اور اعلم بالتفسیر تھے - اور انکی فقاہت اور حافظہ کی بڑی تعریف کی ہے - قتادہ نے کسی محدث سے یہ کبھی نہ کہا کہ یہ حدیث مجکو پھر سنا دو -	سنہ ۱۱۸ھ

نام	طبقۂ تابعین	وفات
ثابت بُنانی	ابو محمد ثابت بن اسلم بنانی بصری امام حجت بڑے عابد زاہد تھے - انھون نے ابن عمر اور عبداللہ بن مغفل اور ابن زبیر اور انس بن مالک وغیرہ صحابہ سے حدیث کی روایت کی ہے - اور انسے شعبہ اور حماد بن سلمہ اور جعفر بن سلیمان اور حماد بن زید وغیرہم نے - یہ اعبد اہل زمانہ اور قتادہ احفظ اہل عصر تھے - یہ صائم الدہر قائم اللیل تھے - یہ ہر روز ایک ختم قرآن شریف کا پڑھا کرتے تھے -	سنہ ۱۲۳ھ
زُہری	علم الحفاظ ابو بکر محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبداللہ بن شہاب بن حارث بن زہرہ بن کلاب قرشی زہری مدنی امام الحدیث بڑے قوی الحافظہ تھے کہ قرآن شریف باوجود دن کے اور کاروبار کے اسی رات مین یاد کر ڈالا - مکحول نے کہا کہ یہ بڑے زبردست عالم تھے - اِنکی پیدایش سنہ ۵۰ھ کی ہے - انھون نے ابن عمر اور سہل بن سعد اور انس بن مالک اور محمود بن ربیع وغیرہ صحابہ اور کبار تابعین سے حدیث کی روایت کی ہے - اور انسے اوزاعی اور معمر اور امام لیث اور امام مالک اور سفیان بن عیینہ وغیرہ نے - انھون نے ابن عمر سے دو حدیثین سُنی ہین - یہ سعید بن مسیب کیخدمت مین آٹھ برس تک رہے -	سنہ ۱۲۴ھ
عمرو بن دینار	حافظ الحرم ابو محمد مکی فقیہ حافظ حدیث شعبہ بن حجاج اور دونون سفیان کے حدیث مین شیخ تھے - انھون نے ابن عباس اور ابن عمر اور جابر بن عبداللہ انصاری اور انس بن مالک سے حدیث سنی ہے - اور طاؤس وغیرہ سے بھی استفادہ کیا ہے - یہ راتکو تین حصہ پر منقسم کرتے ایک حصہ رات مین سوتے اور دوسرے حصہ مین حدیث کا درس دیتے اور تیسرے حصہ مین نوافل پڑھتے تھے - اِنکی اسّی برس کی عمر تھی -	سنہ ۱۲۶ھ
ابو اسحٰق سَبیعی	عمرو بن عبداللہ ہمدانی کوفی حافظ حدیث اور بڑے متقی عابد تھے - یہ تیسرے دن قرآن ختم کیا کرتے - اور صائم الدہر قائم اللیل تھے - انھون نے ۳۸ صحابہ سے حدیث کی روایت کی ہے - اور انسے اعمش اور شعبہ اور دونون سفیان وغیرہم نے حدیث سُنی ہے - یہ بھی مثل عمرو بن دینار اور قتادہ کے امام ابو حنیفہ رح کے حدیث مین اُستاد تھے -	سنہ ۱۲۷ھ

محمد بن منکدر	شیخ الاسلام امام عبد اللہ محمد بن منکدر بن عبد اللہ قرشی تیمی مدنی سید القرار حافظ حدیث تھے۔ انھون نے ابوہریرہ اور ابن عباس اور جابر اور انس وغیرہم سے حدیث سنی ہے۔ انسے شعبہ او رمعمر اور دونون سفیان اور امام مالک اور امام ابوحنیفہ وغیرہم نے حدیث سُنی ہے۔ حُمیدی نے لکھا ہے کہ ابن منکدر حافظ تھے۔ اور امام بخاری نے لکھا ہے کہ انھون نے عایشہ صدیقہ سے بھی روایت کی ہے۔ امام مالک نے کہا کہ محمد بن منکدر سید القرار تھے۔ جب اُنسے کوئی حدیث پوچھتا تھا تو یہ رو دیا کرتے تھے۔ انہون نے چالیس برس تک بڑی نفس کشی کی ہے۔	سنہ ۱۳۰ھ
منصور بن زاذان	اِنھون نے حضرت انس رض اور حسن بصری اور ابن سیرین اور عطا وغیرہم سے روایت کی ہے۔ اور اُنسے شعبہ اور ابوعوانہ وغیرہم نے۔ یہ بڑے ثقہ صالح عابد وزاہد تھے۔ اِنکے زمانہ مین انکا ایسا عابد کوئی نہ تھا۔ یہ آفتاب طلوع ہونے کے بعد سے باقاعدہ عصر تک نوافل مین مشغول رہتے اور عصر سے مغرب تک تسبیح پڑھتے اور بعد مغرب کے نفل مین قرآن شریف پڑھتے تھے۔ اِنکا حال مینے تذکرۃ المصلین و تذکرۃ الحفاظ مین لکھا ہے۔	سنہ ۱۳۱ھ
حُمید الطویل	ابو عُبیدہ حافظ حدیث محدث ثقہ حضرت انس بن مالک سے حدیث کی روایت کی ہے۔ اور اُنسے شعبہ اور امام مالک اور سفیان ثوری اور یحیی بن سعید قطان اور حماد وغیرہم نے روایت کی ہے۔ اور انھون حضرت انس سے کچھ اوپر ۲۰ بیس حدیثون کی سماعت کی۔ اصمعی کا قول ہے کہ مینے انکو دیکھا یہ لانبے نہ تھے انکو طویل اسوجہ سے کہتے تھے کہ انکے محلہ مین ایک شخص اسی نام کا قصیر القامت تھا۔ پس فرق کے لیے اِنکو حمید طویل کہتے تھے۔ یہ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے کہ اچانک مرگ مفاجات سے انکا انتقال ہو گیا۔	سنہ ۱۴۲ھ
سُلیمان تیمی	شیخ الاسلام ابو المعتمر بصری انس بن مالک اور ابوعثمان نہدی اور طاؤس وغیرہم سے حدیث سنی ہے۔ اور اُنسے شعبہ اور سفیان ثوری اور سُفیان بن عُیینہ اور ابن مبارک اور یزید بن ہارون وغیرہم نے حدیث کی سماعت کی ہے۔ یہ چالیس ۴۰ برس تک صوم دہری رکھا کیے ہین۔ اور برابر اس مدت مین عشار کے وضو سے صبح کی نماز پڑھا کیے۔ اِنکی عمر ستا نوے سال کی تھی۔ یہ بصرہ کے علما اور عُبّاد سے تھے۔ ابن مبارک نے سفیان سے سنا کہ بصریون مین تین حفاظ تھے سلیمان تیمی۔ عاصم احول۔ داؤد بن ابی ہند۔ یہ عصر سے مغرب تک تسبیح پڑھا کرتے تھے۔	سنہ ۱۴۳ھ

نام	طبقۂ تابعین	وفات
ہشام بن عُروہ	یہ حضرت زبیر بن عوام کے پوتے روایۂ حدیث اور شیخ المحدثین فقیہ مدنی بڑے جلیل القدر عالم تھے کہ انسے اکابر محدثین و فقہا نے روایت کی ہے انھون نے اپنے چچا عبداللہ بن زبیر اور اپنے والد عروہ سے حدیث کی روایت کی ہے۔ اور انسے شعبہ اور امام مالک اور امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف اور دونون سفیان اور یحیی بن سعید قطان وغیرہم نے۔ یہ حسن بصری اور ابن سیرین کے ہم پایہ تھے۔ عثمان دارمی نے ابن معین سے پوچھا تھا کہ آپ ہشام اور زُہری مین کسکو بہت پسند کرتے ہین۔ فرمایا دونون کو۔ اور کسی کو کسی پر فضیلت نہ دی۔	سنہ ۱۴۶ھ
اعمش	ابو محمد سلیمان بن مہران کوفی بڑے ثقہ عالم فاضل حاضر جواب اور زہری کے ہم پایہ تھے۔ انھون نے انس بن مالک صحابی کو دیکھا ہے اور انسے باتین کی ہین مگر حدیث کی سماعت کا اتفاق نہوا۔ اور جو یہ انس سے روایت کرین وہ مرسل ہے کہ ایک راوی دوسرا بیچ مین اور رہتا ہے۔ ہان البتہ عبداللہ بن ابی اَوفی صحابی سے ایک حدیث سنی ہے۔ انکے مزاج مین مزاح بہت تھا۔ باوجود اسکے انسے سفیان ثوری اور شعبہ بن حجاج اور حفص بن غیاث وغیرہ اکابر علماء نے روایت کی ہے۔ یہ اپنی مان کے پیٹ مین سات مہینے رہے۔ انکے قصص ولطائف و نوادر حکایات بہت ہین۔	سنہ ۱۴۸ھ
	طبقۂ تبع تابعین محدثین	
ابن ابی لیلی	ابو عبدالرحمن محمد بن عبدالرحمن امام علامہ مفتی کوفہ اور افقہ اہل دنیا بڑے زبردست قاری تھے کہ انسے حمزہ قاری نے قرآن پڑھا ہے۔ انھون نے شعبی اور عطا اور نافع وغیرہ سے حدیث کی روایت کی ہے اور انسے شعبہ اور دونون سفیان اور وکیع نے حدیث سنی ہے۔	سنہ ۱۴۸ھ
ابن ابی ذئب	محمد مدنی حدیث مین عکرمہ اور شعبہ اور زہری اور نافع کے شاگرد اور ابن مبارک اور یحیی قطان کے استاد تھے۔ یہ ساری رات نماز پڑھا کرتے تھے۔	سنہ ۱۵۹ھ

معمر بصری	ابوعروہ معمر بن راشد ازدی بصری عالم ہین - حدیث مین زہری اور قتادہ اور عمرو بن دینار وغیرہم کے شاگرد - اور دونون سفیان اور ابن مبارک اور عبدالرزاق وغیرہم کے اُستاد تھے - عبدالرزاق محدث نے امام معمر سے دس ہزار حدیثین لکھی ہین - معمر ہی نے سب کے پہلے یمن مین تصنیف کی بنیاد ڈالی ہے - اور معمر نے زہری سے بہت سی حدیثون کی روایت کی ہین -	سنہ ۱۵۳ھ
مسعر بن کدام	امام حافظ ابوسلمہ مسعر بن کدام ہلالی کوفی بڑے عالم زاہد عابد تھے - اِنسے سفیان بن عیینہ اور یحییٰ قطان وغیرہم نے روایت کی ہے - یہ ہمیشہ شب کو نصف قرآن پڑھکر سویا کرتے تھے - یہ بھی امام ابوحنیفہ سے مستفید ہوے ہین - اور امام کے درس مین برابر آکر بیٹھا کرتے تھے -	سنہ ۱۵۵ھ
امام اوزاعی	عالم امت شیخ الاسلام امام اہل شام ابوعمر عبدالرحمٰن اوزاع گاؤن کے رہنے والے بڑے زبردست عالم تھے اِنکا ایسا ملک شام مین دوسرا عالم نہ تھا - اخیر عمر مین بیروت مین رہا کرتے تھے انکی پیدایش سنہ ۸۸ھ کی ہے - اِنھون نے عطا بن ابی رباح اور زہری سے حدیث سنی ہے - اور اِنسے شعبہ اور ثوری اور ابن مبارک اور یحییٰ قطان وغیرہم نے حدیث کی روایت کی ہے - اُنھون نے ستر ہزار مسئلے کے جواب دیے ہین یہ رات بھر قرآن کی تلاوت کرتے اور نماز مین مشغول رہا کرتے تھے -	سنہ ۱۵۷ھ
سفیان ثوری	شیخ الاسلام سید الحفاظ ابوعبداللہ سفیان بن سعید ثوری کوفی فقیہ محدث - محارب بن دثار اور اسود بن قیس کے شاگرد - اور ابن مبارک اور یحییٰ قطان اور وکیع وغیرہ کے اُستاد تھے - اِنھون نے جس بات کو دل مین رکھ لیا پھر کبھی بھولے نہین - ابن مبارک نے کہا ہے کہ دنیا مین سفیان سے بڑھکر کوئی عالم نہین ہے - یہ شعبہ سے بڑھکر حدیثون کے حافظ تھے - کہ انکی روایت کی حدیثین تیس ہزار - اور شعبہ کی دس ہی ہزار ہین -	سنہ ۱۶۱ھ
ابراہیم بن طہمان	حافظ حدیث ابوسعید ہروی نیشاپوری خراسان کے بڑے زبردست عالم تھے - اِنھون نے سماک بن حرب اور عمرو بن دینار اور ثابت بنانی سے حدیث سنی ہے - اور ان سے ابن مبارک اور ان کے اساتذہ سے صفوان بن سلیم اور امام ابوحنیفہ نے حدیث کی روایت کی ہے - اِنھون نے آخر عمر مین مکہ معظمہ مین بود و باش اختیار کر لی تھی -	سنہ ۱۶۳ھ

نام	طبقہ تبع تابعین محدثین رح	وفات
حماد بن سلمہ	شیخ الاسلام امام حافظ ابوسلمہ حماد بن سلمہ بصری نحوی محدث - ابن سیرین اور قتادہ اور سماک بن حرب اور ثابت بُنانی کے حدیث مین شاگرد - اور ابن مبارک اور یحیٰی قطان کے اُستاد تھے - ابن مدینی کا قول ہے کہ یحیٰی بن ضریس کے پاس حماد بن سلمہ کی روایت کی دس ہزار حدیثین تھین - اور عمرو بن عاصم نے حماد بن سلمہ سے دس ہزار سے زیادہ حدیثین لکھی ہین -	سنہ ۱۶۷ھ
عبد اللہ بن مبارک	یہ شیخ الاسلام فخر المجاہدین امام حافظ علامہ صاحب تصانیف تھے - انھون نے سلیمان تیمی اور عاصم احول اور حمید طویل اور ہشام بن عروہ وغیرہ سے حدیث سنی ہے - اور انسے یحیٰی بن معین اور امام احمد بن حنبل اور ابوبکر بن ابی شیبہ اور عثمان بن ابی شیبہ وغیرہ نے روایت کی ہے - یہ فقہ حدیث ادب نحو لغت مین کامل استاد تھے - یہ بڑے عابد غازی قائم اللیل تھے - ایک مرتبہ ابن مبارک مکہ سے واپس جاتے تھے - تو سفیان بن عیینہ اور فضیل بن عیاض نے انکی مشایعت کرکے دور تک پہونچایا اور انکو رخصت کیا - ایک نے کھا کہ یہ اہل مشرق کے فقیہ ہین تو دوسرے نے کھا کہ یہ فقیہ اہل مغرب ہین ابن مبارک فرماتے تھے کہ جب آدمی مین خوبیان زیادہ ہون تو اُسکی برائی کا ذکر نہ کیا جاے اور جب برائیان زیادہ ہون تو اسکی خوبیون کا ذکر کیا جائے -	سنہ ۱۸۱ھ
فضیل بن عیاض	شیخ الاسلام ابو علی مروزی شیخ الحرم بڑے عابد زاہد تھے - انھون نے منصور بن معتمر اور بیان بن بشر اور عطا بن سائب وغیرہم سے حدیث سُنی اور انسے ابن مبارک اور یحیٰی قطان اور امام شافعی اور بشر حافی وغیرہم نے سفیان بن عیینہ نے فضیل کا ہاتھ تعظیماً و تبرکاً دو مرتبہ چوما تھا - یہ کوفہ مین بہت روز تک درس و تدریس مین مشغول تھے - پھر سب چھوڑ کر عبادت مین مشغول ہو گئے - اور مکہ معظمہ مین آکر عبادت الٰہی مین اپنی بقیہ عمر صرف کردی -	سنہ ۱۸۷ھ
وکیع بن جراح	محدث العراق امام حافظ حدیث کوفی ہشام بن عروہ اور اعمش اور ابن جریج اور سفیان کے شاگرد - اور ابن مبارک اور امام احمد اور ابن معین و اسحٰق و ابن ابی شیبہ کے اُستاد تھے - یہ امام ابوحنیفہ کے قول پر فتوے دیا کرتے تھے - اور یہ بڑے عابد صائم الدہر قائم اللیل تھے -	سنہ ۱۹۷ھ

سُفیان بن عُیَینہ	شیخ الاسلام علّامہ حافظ محدثِ حرم ہلالی کوفی - عمرو بن دینار اور زہری اور ابواسحق اور عبداللہ بن دینار اور منصور بن معتمر اور عبدالرحمن بن قاسم سے حدیث سنی ہے اور آپنے اعمش اور ابن جُریج اور شعبہ اور ابن مبارک اور شافعی اور امام احمد اور یحیی بن معین اور اسحق بن راہویہ وغیرہ بیشمار مخلوق نے حدیث کی روایت کی ہے - انکو سات ہزار حدیثین زبانی یاد تھین - یہ کہتے تھے کہ جسکی عقل مین زیادتی ہوگی اُسکا رزق کم ہو جائیگا - اور علم سے جب تکو نفع نہ ہو تو نقصان ہوگا - اور انھون نے ستر حج کئے - بحکم امام ابوحنیفہ کوفہ کی مسجد مین حدیث پڑھانے کے واسطے یہ بیٹھے تھے -	سنہ ۱۹۸ھ
یحییٰ قطان	سید الحفاظ ابوسعید تیمی بصری اپنے زمانہ کے امام تھے - یہ نہ مزاح کرتے نہ ہنستے تھے - یہ بڑے ضعیف القلب تھے کہ جب انکے سامنے قرآن شریف پڑھا جاتا تو گر پڑتے تھے - اکثر انکے چہرہ پر اسوجہ سے چوٹ بھی لگی ہے - یہ بیس برس کامل ہر شب کو ایک ختم قرآن پڑھتے تھے - انھون نے ہشام بن عروہ اور عطا بن سائب اور سلیمان تیمی اور اعمش سے حدیث روایت کی ہے - اور انسے امام احمد اور یحیی بن معین اور اسحق اور بندار وغیرہم نے - یہ بھی مثل وکیع کے امام ابوحنیفہ کے قول پر فتوے دیا کرتے تھے -	سنہ ۱۹۸ھ
یزید بن ہارون	شیخ الاسلام ابوخالد یزید بن ہارون سلمی واسطی اپنے زمانہ کے امام کبیر اور بڑے ثقہ محدث تھے - انھون نے حدیث امام ابوحنیفہ اور امام مالک رح اور سفیان ثوری اور عاصم احول اور یحیی بن سعید قطان اور سلیمان تیمی سے سُنی اور روایت کی ہے - اور انسے امام احمد اور یحیی بن معین اور ابن المدینی اور ابوبکر بن ابوشیبہ اور عبد بن حُمید وغیرہم نے حدیث کی روایت کی ہے - انکا حافظہ بڑا قوی تھا - انکو چوبیس ۲۴ ہزار حدیثین مع اسناد کے یاد تھین - اور علماے شام کی روایت سے بیس ہزار حدیثین یاد رکھتے تھے - یہ بڑے عابد زاہد تھے کہ رات بھر عبادتِ خدا اور نفل نمازون مین مصروف رہا کرتے تھے - انھون نے ذوق عبادت الٰہی مین رات کا سونا بالکل ترک کر دیا تھا - یہانتک کہ انھون نے عشا کے وضو سے فجر کی نماز تینتالیس ۴۳ برس تک برابر پڑھی ہے - واسطی نسبت ہے شہر واسط کی طرف جو بغداد اور بصرہ کے بیچ مین ہے -	سنہ ۲۰۶ھ

نام	مختصر حالاتِ مصنفینِ صحاحِ ستّہ	وفات
امام بخاری	امام الحفاظ ابوعبداللہ محمد بن اسمعیل صاحب صحیح سنہ ۱۹۴ھ مین پیدا ہوے ابوعیسیٰ ترمذی اور ابن خزیمہ وغیرہم نے اِنسے روایت کی ہے - ہزار سے زیادہ اِنکے اُستاد تھے - اِنکو لاکھ سے زیادہ صحیح حدیثین اور دو لاکھ غیر صحیح زبانی یاد تھین - اِنھون نے اٹھارہ برس کی عمر سے تصنیف شروع کی	سنہ ۲۵۶ھ شب عید الفطر
امام مُسلم	حافظ حجت ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری صاحب صحیح اِمام احمد بن حنبل کے شاگرد - اور ترمذی اور ابن خزیمہ اور ابوعوانہ وغیرہم کے اُستاد تھے تین لاکھ حدیثون سے چنکر انھون نے صحیح مسلم لکھی ہے جسمین بارہ ہزار حدیثین ہین -	سنہ ۲۶۱ھ رجب
ابوداؤد	سلیمان بن اشعث سجستانی سید الحفاظ تھے - آپ سے ترمذی اور نسائی اور ابوعوانہ نے روایت کی ہے - اور آپسے اِنکے اُستاد امام احمد بن حنبل نے بھی ایک حدیث لکھی ہے - اور انکی سنن کو پسند فرمایا - اِنھون نے پانچ لاکھ حدیثون سے چنکر سنن لکھی ہے جسمین ۴ ہزار ۸ سو حدیثین ہین -	سنہ ۲۷۵ھ شوال یا شعبان
ترمذی	ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ صاحب جامع اِمام بخاری کے شاگرد اور اُن کے اُستاد بھی تھے - یہ مذاہب سلف کے بڑے ماہر تھے یہ حافظین ضرب المثل تھے - یہ مادرزاد اندھے تھے - اور بعض کے نزدیک اکمہ تھے -	سنہ ۲۷۹ھ رجب
نسائی	ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب خراسانی حافظ حدیث صاحب سنن تھے - یہ شب و روز عبادت کیا کرتے تھے - ابن سنی اور ابوالقاسم طبرانی وغیرہ اِنکے شاگرد تھے -	سنہ ۳۰۳ھ شعبان

<table>
<tr><td>ابن ماجہ</td><td>ابوعبداللہ قزوینی صاحب سنن وتفسیر وتاریخ تھے انکی سنن مین چار ہزار حدیثین ہین- انکے رجال مین ضعفاء بہت ہین باوجود اسکے یہ کتاب صحاح ستہ مین شمار کی جاتی ہے- اور داخل درس ہے -</td><td>سنہ ۲۷۳ھ
رمضان</td></tr>
<tr><th>نام</th><th>مختصر حالات مشاہیر محدثین رح</th><th>وفات</th></tr>
<tr><td>ابوزرعہ</td><td>حافظ العصر عبیداللہ رازی بڑے پایہ کے محدث تھے کہ انکے استادون نے بھی انسے روایت کی ہے ترمذی اور نسائی اور ابوعوانہ وغیرہ نے انسے روایت کی ہے- ابن ابی شیبہ سے انھون نے ایک لاکھ حدیث لکی ہے -
اور ابراہیم بن موسیٰ رازی سے ایک لاکھ- اور انکو زبانی ایک لاکھ حدیث یاد تھی-</td><td>سنہ ۲۶۴ھ
ذی الحجہ</td></tr>
<tr><td>ابوداؤد</td><td>یہ طیالسی بصری ہین شعبہ وغیرہ سے انھون نے روایت کی ہے اور انسے امام احمد وبندار وغیرہ نے- انکا حافظہ بڑا قوی تھا اپنی یاد سے انھون نے چالیس ہزار حدیثین لوگون کو لکھوا دین -</td><td>سنہ ۲۰۴ھ</td></tr>
<tr><td>عبدالرزاق</td><td>بن ہمام حمیری صنعانی صاحب مسند عبیداللہ بن عمر اور ابن جریج اور معمر اور اوزاعی اور سفیان ثوری اور امام ابوحنیفہ سے انھون نے روایت کی ہے - اور انسے امام احمد اور اسحق اور ابن معین نے - انکی عمر ۸۵ برس کی تھی - تذکرۃ الحفاظ ذہبی</td><td>سنہ ۲۱۱ھ
شوال</td></tr>
<tr><td>مکیّ بن ابراہیم</td><td>شیخ خراسان امام بخاری اور امام احمد بن حنبل اور ابن معین کے استاد تھے اور حدیث کو امام جعفر صادق اور امام ابوحنیفہ اور ابن جریج سے سنا-</td><td>سنہ ۲۱۵ھ
شعبان</td></tr>
<tr><td>حُمَیدی</td><td>یہ حافظ حدیث فقیہ مکی امام بخاری کے استاد اور چھوٹے سفیان اور فضیل بن عیاض کے شاگرد تھے - یہ امام الحدیث اور اکابر ائمہ سے تھے-</td><td>سنہ ۲۱۹ھ</td></tr>
<tr><td>ابوبکر بن ابی شیبہ-</td><td>کوفی حافظ حدیث صاحب مسند ومصنف - ابن مبارک اور چھوٹے سفیان کے شاگرد اور ابوزرعہ اور بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ابن ماجہ کے استاد تھے-</td><td>سنہ ۲۳۵ھ
محرم الحرام</td></tr>
<tr><td>ابن راہویہ</td><td>حافظ حدیث اسحق نیشاپوری حدیث ابن مبارک وغیرہ سے سنی- اور امام احمد نے فرمایا کہ اسحق کا مثل عراق مین نہین دیکھا- انہون نے زبانی گیارہ ہزار حدیثین لکھوا دین-</td><td>سنہ ۲۳۸ھ
۱۵ شعبان</td></tr>
</table>

نام	حالات	وفات
دارمی	حافظ ابو محمد عبد اللہ تمیمی دارمی سمرقندی صاحب مسند - یہ امام مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی وغیرہم کے حدیث مین اُستاد تھے -	سنہ ۲۵۵ھ ذی الحجہ
ابو حاتم	حافظ حدیث محمد بن ادریس حنظلی - ابو داؤد و نسائی اور ابو عوانہ وغیرہ کے اُستاد تھے - انھون نے بڑی مشقت و غربت کے ساتھ علم حدیث کو حاصل کیا ہے -	سنہ ۲۷۷ھ شعبان
ابو یعلیٰ	احمد بن علی موصلی حافظ حدیث محدث جزیرہ - صاحب مسند کبیر بڑے دیندار اور امین و حلیم اور صادق القول تھے - انکی بھی ثلاثیات ہین - علی بن جعد اور ابن معین اور یحییٰ حمانی کے شاگرد اور ابو حاتم بن حبان وغیرہ کے اُستاد تھے -	سنہ ۳۰۷ھ
طَبَری	ابو جعفر محمد بن جریر طبرستان کے رہنے والے اور حافظ حدیث صاحب تصانیف تھے - طبرانی نے اِنسے روایت کی ہے - پہلے یہ شافعی المذہب تھے - پھر درجۂ اجتہاد کو پہونچگئے اور علاوہ تاریخ و تفسیر کے اُصول و فروع مین انھون نے بہت سی کتابین لکھی ہین - پیدایش کے روز سے وفات تک انکی تصانیف کا روزانہ چودہ ورق حساب کیا گیا ہے -	سنہ ۳۱۰ھ شوال
ابن خُزَیمہ	امام الائمہ ابو بکر محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نیشاپوری بخاری و مسلم کے اُستاد اور ابن راہویہ اور محمود بن غیلان کے شاگرد تھے - انکی تصانیف دوسو چالیس سے زیادہ ہین - انکو حدیث ایسی یاد تھی جیسے لوگونکو قرآن یاد رہتا ہے	سنہ ۳۱۱ھ ذیقعدہ
ابو عوانہ	یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم شافعی نیشاپوری صاحب صحیح - اکابر محدثین کے اُستاد تھے - حاکم نے انکی شان مین کہا ہے کہ یہ علمای حدیث مین ثقہ تھے - طبرانی اور ابن عدی وغیرہ نے اِنسے روایت کی ہے -	سنہ ۳۱۶ھ
طحاوی	علّامہ حافظ حدیث ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامۃ مصری محدث حنفی طبرانی کے اُستاد - اور قاضی ابو حازم فقیہ حنفی کے شاگرد تھے - پہلے یہ شافعی تھے بعد تحصیل علوم و تکمیل فنون و تحقیق مذاہب کے حنفی ہو گئے - معانی الآثار و احکام القرآن وغیرہ انکی تصنیف ہے -	سنہ ۳۲۱ھ ذیقعدہ

نام	حال	سنہ وفات
ابن حبّان	ابوحاتم محمد بن حبّان صاحبِ تصانیف کثیرہ اور نسائی اور ابویعلی موصلی اور ابن خزیمہ کے شاگرد اور حاکم کے اُستاد اور سمرقند کے قاضی بڑے فقیہ اور حافظِ حدیث اور ماہرِ طب و نجوم تھے اُنکی تصنیف سے مُسند صحیح اور تاریخ اور کتاب الضعفا ہے۔	سنہ ۳۵۴ھ شوال
طبرانی	حافظ حجۃ ابوالقاسم سلیمان بن احمد ابونعیم کے اُستاد صاحبِ تصانیفِ کثیرہ تھے۔ اُنھوں نے ایک ہزار سے زیادہ محدثون سے حدیث کی روایت کی ہے۔ اور انکے اُستادون مین سے ابن مردویہ۔ اور حافظ ابونعیم وغیرہ نے اِن سے روایت کی ہے۔ معجم کبیر۔ معجم اوسط۔ معجم صغیر۔ کتاب معرفۃ الصحابہ وغیرہ انکی معتبر اور عمدہ تصنیف ہے۔	سنہ ۳۶۰ھ ذیقعدہ
ابن سُنّی	ابوبکر احمد بن محمد بن اسحق دینوری حافظ حدیث ثقہ صدوق سُنَن نسائی کے راوی اور ابوعبدالرحمن نسائی کے شاگرد مصنفِ کتابِ عمل الیوم واللیلہ تھے	سنہ ۳۶۴ھ ذی الحجہ
ابوالشیخ	ابومحمد عبداللہ بن محمد انصاری صاحبِ تصانیف کثیرہ حافظ اصبہان وسیع النظر کثیر العلم ثقہ صدوق صالح بڑی قویّ الحافظہ تھے۔ یہ نوافل بکثرت پڑھا کرتے تھے۔ یہ ابویعلی موصلی کے شاگرد تھے۔ تفسیر اور احکام مین بہت سی کتابین انھون نے لکھی ہین۔	سنہ ۳۶۹ھ محرم
دارقطنی	حافظ زمان ابوالحسن علی بن عمر شافعی بغدادی اُنھون نے بغداد و بصرہ۔ کوفہ۔ مصر۔ شام وغیرہ بلاد مین تحصیل علمِ حدیث کی ہے۔ حاکم اور ابونعیم اصبہانی وغیرہ نے اِن سے روایت کی ہے۔ انکی سنن حدیث کی معتبر کتاب ہے	سنہ ۳۸۵ھ ذیقعدہ
ابن مندہ	محدث العصر امام حافظ ابوعبداللہ محمد اصبہانی اُنھون نے ایک ہزار سات سو محدثون سے حدیث کی روایت کی ہے۔ اُنھون نے ایک کتاب معرفت صحابہ مین بہت اچھی لکھی ہے۔	سنہ ۳۹۵ھ ذیقعدہ
حاکم	امام المحدثین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ نیشاپوری صاحبِ مُستدرک حدیث مین ثقہ تھے۔ اُنھون نے دو ہزار محدثین سے حدیثین سنی ہین۔ دارقطنی بیہقی اِنکے شاگرد تھے	سنہ ۴۰۵ھ صفر

نام	حالات	وفات
ابن مردویہ	علامۂ ابوبکر احمد بن موسی بن مردویہ اصفہانی صاحب تفسیر و تاریخ و مصنّف مستخرج بڑے محدث تھے۔	سنہ ۴۱۶ھ رمضان
ابونُعیم	یہ بڑے نامی اور مستند محدث تھے انکا نام احمد بن عبداللہ اصفہانی حافظ حدیث اکابر محدثین سے تھے۔ انکی تصانیف سے کتاب حلیۃ الاولیاء بہت مشہور و معتبر ہے۔	سنہ ۴۳۰ھ محرم
بیہقی	شیخ خراسان ابوبکر احمد بن حسین صاحب تصانیف کثیرہ حاکم کے ارشد تلامذہ سے فقیہ محدث شافعی المذہب تھے۔ انکی تصانیف قریب ہزار جلد کے ہین انکی زمانہ مین انکا ایسا محدث فقیہ شافعیون مین کوئی نہ تھا۔ انکی شعب الایمان اور دلائل النبوت اور سنن کبیر اور سنن صغیر وغیرہ مستند مانی گئی ہے۔	سنہ ۴۵۸ھ جمادی الاولی
ابن عساکر	حافظ ابوالقاسم علی بن حسن دمشقی محدث شام شافعی المذہب۔ صاحب تصانیف کثیرہ تھے انکی تصانیف سے تاریخ دمشق اسّی جلدون مین ہے انکے جنازہ کی نماز مین سلطان صلاح الدین بھی شریک تھے۔	سنہ ۵۷۱ھ رجب

قرونِ مشاہیرِ فقہای حنفیہ

حالات	وفات
تیسری صدی	
خصّاف۔ ابوبکر احمد بن عمر امام محمد اور حسن بن زیاد کے شاگرد تھے۔ یہ جوتا سیا کرتے تھے انکے تصانیف سے کتاب الحیل۔ کتاب الوصایا۔ کتاب ادب القاضی وغیرہ ہین۔ اسی تیسری صدی مین محمد بن مقاتل شاگرد امام محمد قاضی رے اور موسی بن نصر رازی اور ہشام رازی اور علی رازی وغیرہم بھی تھے۔	سنہ ۲۶۱ھ
چوتھی صدی	
ابوسعید بردعی۔ مجتہد عصر اور بردع کے رہنے والے تھے۔ انھون نے امام ابوحنیفہ کے	سنہ ۳۱۷ھ

طحاوی - احمد بن محمد بن سلامہ بڑے فقیہ محدث حنفی المذہب اور مجتہد منتسب تھے۔ شرح معانی الاثار وغیرہ آپ کی تصنیف سے ہے۔ آپ کا ذکر طبقۂ محدثین مین کیا گیا ہے۔	سنہ ۳۲۱ھ
اسکاف - ابوبکر محمد بن احمد بلخی محمد بن سلمہ کے شاگرد اور ابوجعفر ہندوانی کے استاد اور بڑے جلیل القدر فقیہ تھے۔	سنہ ۳۳۳ھ
صفّار - ابوالقاسم احمد نصیر بن یحییٰ کے شاگرد تھے۔ آپ کانسہ کے برتنون کی تجارت کرتے تھے۔ آپ اکابر فقہا سے تھے۔	سنہ ۳۳۶ھ
امام کرخی - ابوالحسن عبید اللہ بن حسین اپنے زمانہ کے امام فقیہ مجتہد فی المسائل تھے۔ آپ نے فقہ ابوسعید بردعی سے پڑھی ہے۔ شرح جامعین آپ کی تصنیف سے ہے۔	سنہ ۳۴۰ھ
جصّاص رازی - ابوبکر احمد بن علی امام زمانہ مجتہد وقت حافظ حدیث تھے۔ آپ مجتہد فی المسائل تھے۔ یہ بڑے پایہ کے فقیہ اور استاد الفقہا تھے۔	سنہ ۳۷۰ھ
فقیہ ابواللیث - سمرقندی امام الہدیٰ نصر بن محمد فقیہ محدث اور ابوجعفر ہندوانی فقیہ کے شاگرد تھے۔ آپکو امام محمد اور وکیع اور ابن مبارک اور امام ابو یوسف کی مصنفہ کتابین ازبر یاد تھین۔ آپ مدت العمر مین کبھی جھوٹ نہین بولے آپکی تصانیف بہت ہین۔	سنہ ۳۷۳ھ
فقیہ جرجانی ابوعبداللہ محمد بن یحییٰ ابوبکر جصاص رازی کے شاگرد اور ابوالحسین قدوری کے استاد تھے۔ انکا قول فتاوی مین بہت معتبر مانا جاتا ہے۔	سنہ ۳۹۸ھ
پانچوین صدی	
قدوری ابوالحسین احمد بن محمد فقیہ جید محدث صدوق خطیب بغدادی کے استاد تھے جنھون نے آپ کی مختصر قدوری کی شرح لکھی ہے۔	سنہ ۴۲۸ھ
ناطفی ابوالعباس احمد بن محمد ابوعبداللہ جرجانی کے شاگرد بڑے فقیہ محدث تھے واقعات ناطفی انکی تصانیف سے ہے یہ ناطف حلوا بناکر بیچا کرتے تھے	سنہ ۴۴۶ھ
شمس الائمہ حلوانی عبدالعزیز بن احمد قصبہ حلوان کے رہنے والے تھے آپ بڑے فقیہ محدث اور مجتہد فی المسائل تھے۔ بعضون نے بجاے حُلوانی حلوائی پڑھنے کو	سنہ ۴۴۸ھ

ترجیح دی ہے - کیونکہ آپکی والد حلوا بیچا کرتے تھے اسکی پوری تحقیق ہیئتے مقدمہ مفید المفتی مین کی ہے - اگر ضرورت ہو تو وہان دیکھنا چاہیے	
اسبیجابی احمد بن منصور بڑے فاضل فقیہ اور متبحر عالم اور بڑے مناظر تھے۔ شمس الائمہ سرخسی ابو محمد بن احمد بن ابو سہل آپ امام علامہ متکلم مناظر اصولی فقیہ محدث مجتہد فی المسائل تھے اور شمس الائمہ حلوانی کے شاگرد اور برہان الائمہ عبد العزیز بن عمر کے اُستاد تھے اِنکی وفات مین اختلاف ہے-	سنہ ۴۸۰ھ
چھٹی صدی	
صفّار - رکن الاسلام ابو اسحق ابراہیم بن اسمٰعیل آپ کانسے کے برتن بیچا کرتے تھے اور فخر الدین قاضیخان کے اُستاد تھے -	سنہ ۵۳۴ھ
اسبیجابی شیخ الاسلام علی بن محمد بن اسمعیل سمرقندی بڑے عالم فاضل اور فقیہ کامل صاحب ہدایہ وغیرہ کے اُستاد تھے-	سنہ ۵۳۵ھ
منہاج الشریعۃ - محمد بن محمد بن حسین یہ بھی صاحب ہدایہ کے اُستاد تھے ان کے زمانہ مین اِنکا جیسا علم و فضل مین دوسرا نہ تھا-	سنہ ۵۳۵ھ
مفتی ثقلین نجم الدین عمر بن محمد نسفی بڑے فقیہ محدث مفسر اصولی متکلم عارف مذاہب صاحب ہدایہ کے اُستاد تھے - آپکو مفتی ثقلین اسواسطے کہتے تھے کہ آپ جن و انس کو پہچانتے اور مسئلے بتایا کرتے تھے -	سنہ ۵۳۷ھ
شمس الائمہ کردری عبد الغفور بن لقمان بڑے عابد زاہد فقیہ محدث - اپنے زمانہ کے امام ابو حنیفہ تھے -	سنہ ۵۶۲ھ
شمس الائمہ عماد الدین بن شمس الائمہ بکر بن محمد زرنگری بڑے عالم فاضل اپنے وقت کے امام ابو حنیفہ تھے - جمال الدین عبید اللہ محبوبی اور شمس الائمہ بکر بن عبد الستار کردری کے اُستاد تھے-	سنہ ۵۸۴ھ
قاضیخان فخر الدین حسن بن منصور اوزجند کے رہنے والے بڑے فقیہ دقیق النظر اور	سنہ ۵۹۲ھ

مجتہد فی المسائل تھے شمس الائمہ محمد کردری اور نجم الائمہ کے اُستاد تھے - اِنکی تصحیح دوسرون کی تصحیح پر مقدم ہے - انکا فتاوے بہت مشہور ہے -	
صاحب ہدایہ ابوالحسن برہان الدین علی بن ابوبکر بن عبد الجلیل فرغانی اپنے وقت کے امام محمد تھے - قاضی خان اور مؤلف محیط اور عتابی وغیرہ نے انکی بزرگی اور تقدم کا اقرار کیا ہے اِنکا مفصل حال مقدمہ مفید المفتی مین مینے لکھا ہے - اِسی صدی مین برہان الائمہ عبد العزیز اور نجم الائمہ بخاری اور محمود صاحب محیط برہانی اور رکن الائمہ عبد الکریم وغیرہ تھے	سنہ ۵۹۳ھ
ساتوین صدی	
استروشنی محمد بن محمود بڑے عالم فاضل اور اپنے زمانہ مین فقیہ اور مجتہد تھے - اِنھون نے علوم صاحب ہدایہ سے پڑھے - اِنکی فصول استروشنی اور جامع الصغار مشہور ہے -	سنہ ۶۳۲ھ
ابن شجاع محمد بن عبد الکریم بن عثمان بڑے فقیہ متبحر فروع واصول مین یدطولی رکھتے تھے	سنہ ۶۷۶ھ
صاحب مختار ابو الفضل مجد الدین عبد اللہ بن محمود بن مودود موصلی بڑے عالم محقق مدقق اصول و فروع مین یدطولی رکھتے تھے - متقدمین کے بہت سے فتاوے اِنکو ازبریاد تھے انکی مختار متون اربعہ مین داخل ہے -	سنہ ۶۸۳ھ
صاحب عقائد نسفی محمد بن محمد بن محمد اپنے زمانہ کے امام علامہ فہامہ مفسر محدث فقیہ اصولی متکلم تھے اِنکی عقائد نسفی کی شرح علامہ سعد الدین تفتازانی متوفی سنہ ۷۹۱ھ نے لکھی ہے جو آج علما کے درس مین داخل ہے - اِس شرح پر بہت سی حواشی لکھی گئے ہین اِسی صدی مین ابوالفتح جلال الدین محمد بن صاحب ہدایہ اور نظام الدین عمر بن صاحب ہدایہ اور عماد الدین بن صاحب ہدایہ اور نظام الدین مصنف اصول شاشی اور ابو الفتح زین الدین عبد الرحیم بن عماد الدین بن صاحب ہدایہ اور شمس الائمہ محمد بن عبد الستار عمادی کردری اور صاحب قنیہ نجم الدین مختار بن محمود زاہدی معتزلی اور علامہ تورپشتی شہاب الدین اور صاحب فتاوے ظہیریہ ظہیر الدین محمد بن احمد بخاری اور صاحب مُغرب ابو الفتح ناصر خوارزمی حنفی معتزلی اور خواجہ معین الدین چشتی اجمیری وغیرہم تھے -	سنہ ۶۸۶ھ

آٹھوین صدی	وفات
صاحب کنز ابوالبرکات حافظ الدین عبد اللہ بن احمد نسفی شمس الائمہ محمد بن عبد الستار کردری کے شاگرد - اور بڑے علامہ محقق فقیہ مدقق اصولی مفسر تھے - آپ نے تفسیر مدارک کنز الدقائق - منار - وافی - کافی وغیرہ عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کین -	سنہ ۷۱۰ھ
صاحب نہایہ حسام الدین حسن سغناقی بڑے فقیہ محدث تھے - صاحب کفایہ سید جلال الدین کرلانی اور صاحب معراج الدرایہ شرح ہدایہ قوام الدین کاکی کے اُستاد تھے -	سنہ ۷۱۱ھ
طرسوسی عماد الدین علی بن احمد قاضی القضاۃ اور بڑے عالم اور جیّد حافظ قرآن تھے کہ تراویح مین تین ساعت مین قرآن شریف ختم کرتے تھے - آپ علامہ نجم الدین طرسوسی صاحب فتاوے طرسوسیہ کے والد تھے -	سنہ ۷۳۲ھ
صاحب مضمرات علامہ یوسف بن عمر صوفی جامع حقیقت و شریعت اور شیخ کبیر تھے آپکی تصانیف سے مضمرات شرح قدوری ہے -	سنہ ۷۴۲ھ
زیلعی فقیہ فخر الدین ابو محمد عثمان بن علی - فقہ - نحو - فرائض مین مہارت تامّہ رکھتے تھے اُنکی شرح کنز کی تبیین الحقائق نہایت معتبر ہے - یہ زیلع کے رہنے والے تھے -	سنہ ۷۴۳ھ
صاحب شرح وقایہ صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود بن تاج الشریعۃ محمود بن صدر الشریعہ احمد اپنے زمانہ کے امام جامع جمیع علوم تھے آپ نے اپنے دادا کی وقایہ کی شرح ایسی عمدہ لکھی ہے جو آج درس مین داخل ہے - آپ ہی نے وقایہ کو مختصر کرکے نقایہ نام رکھا ہے جسکی شرح جامع الرموز ہے - آپکی تصنیف سے تنقیح اور توضیح اور مقدمات اربعہ وغیرہ ہے -	سنہ ۷۴۷ھ
نجم الدین طرسوسی قاضی القضاۃ ابراہیم بن علی طرسوسی قاضی دمشق شہر طرسوس واقع ملک شام کے رہنے والے تھے - فتاوے طرسوسیہ اور انفع الوسائل آپکی تصنیف ہے -	سنہ ۷۵۸ھ
زیلعی محدث جمال الدین عبد اللہ بن یوسف مُخَرِّجِ احادیث ہدایہ اور خُلاصہ اور کشاف فنِ اسماءِ رجال مین بڑے ماہر تھے - یہ فخر الدین زیلعی فقیہ کے شاگرد تھے - نَصْبُ الرایہ فی تخریج احادیث ہدایہ انہین کی تصنیف ہے -	سنہ ۷۶۲ھ

سنہ	
سنہ ۷۸۶ھ	**صاحب عنایہ** اکمل الدین محمد بابرتی جامع جمیع علوم تھے۔ آپ سید شریف علی جرجانی کے استاد تھے۔ شرح ہدایہ شرح مشارق شرح تجرید حاشیہ کشاف وغیرہ آپکی تصنیف ہیں۔
سنہ ۸۰۰ھ	**حدادی** ابوبکر بن علی بن محمد مصری بڑے زبردست عالم محقق مفسر فقیہ عابد زاہد صاحب کرامات تھے۔ جوہرہ نیرہ۔ شرح قدوری اور السراج الوہاج۔ شرح قدوری جو آٹھ جلدون مین ہے انھین کی تصنیف ہے۔ اسی صدی مین ابوحنیفہ **اتقانی** قوام الدین بڑے زبردست عالم محقق مدقق فقیہ حنفی بھی تھے۔ رفع الیدین کے بارہ مین آپ سے اور تقی الدین سبکی شافعی سے بڑی رسالہ بازی ہوئی۔ غایۃ البیان شرح ہدایہ آپ ہی کی تصنیف سے ہے۔ **نوین صدی**
سنہ ۸۱۶ھ	**سید شریف** علی بن محمد جرجانی حنفی بڑے ذہین اور جمیع علوم مین ملکہ کامل خصوصاً معقولات مین ید طولی رکھتے تھے۔ انھون نے علامہ تفتازانی سے مناظرہ کیا تھا۔ انکی تصانیف پچاس سے زیادہ ہین۔ انکی نحومیر صرف میر۔ میر قطبی حاشیہ کشاف وغیرہ مشہور ہے۔
سنہ ۸۲۷ھ	**صاحب بزازیہ** محمد بن محمد بن شہاب کردری جامع علوم مختلفہ بڑے مناظر اور فقیہ تھے۔ کتاب وجیز کردری جسکو فتاوے بزازیہ کہتے ہین انہین کی تصنیف ہے۔
سنہ ۸۲۹ھ	**قاری الہدایہ** سراج الدین عمر بن علی بڑے مشہور فقیہ تھے پہلے یہ کپڑے سیا کرتے تھو پھر تحصیل علم مین مشغول ہوکر معقول و منقول مین بڑا کمال پیدا کیا۔ تعلیقات ہدایہ اور فتاوے آپ کی تصنیف سے ہے۔
سنہ ۸۴۸ھ	**ملک العلماء** قاضی شہاب الدین دولت آبادی جمیع علوم مین کامل مکمل صاحب تصانیف کثیرہ تھے۔ شہر جونپور متصل مسجد اٹالہ مین انکا مزار ہے۔ تفسیر بحر مواج اور شرح کافیہ اور ارشاد فی النحو اور بدیع البیان اور شرح قصیدہ بانت سعاد آپکی تصنیف سے ہے۔
سنہ ۸۵۵ھ	**عینی** بدرالدین قاضی القضاۃ محمود بن احمد قصبہ عینتاب کے رہنے والے بڑے جید فقیہ اور کامل محدث جامع العلوم صاحب تصانیف کثیرہ تھے از انجملہ بنایہ شرح ہدایہ اور عمدۃ القاری شرح بخاری اور رمز الحقائق شرح کنز الدقائق وغیرہ ہے۔

متوفی ۱۲ سنہ ۹۱ھ

ابو الفتح جونپوری جامع معقول و منقول تھے انہوں نے ملک العلماء سے بہت مناظرے کئے۔ دونون بزرگ قاضی عبد المقتدر صاحب کے شاگرد تھے۔ امیر تیمور کے ہنگامہ مین دونون دہلی سے جون پور مین آ بسے۔ انکے گھر مین زر برستا تھا۔	سنہ ۸۵۸ھ
ابن ہمام کمال الدین محمد بن عبد الواحد علامہ مدقق صوفی محقق اور فتح القدیر شرح ہدایہ کے مصنف تھے۔ ابن امیر حاج شمس الدین محمد حلبی آپ کے تلامذۂ ارشد سے تھے۔	سنہ ۸۶۱ھ
ابن امیر حاج شمس الدین محمد حلبی بڑے فاضل محقق اور کامل مدقق جامع علوم سے تھے سورۂ عصر کی ایک عمدہ تفسیر بنام ذخیرة الفقر۔ اور حلیة المحلی شرح منیة المصلی انکی تصنیف ہے	سنہ ۸۷۶ھ
مولانا جامی نور الدین عبد الرحمن بن احمد شہر جام کے رہنے والے اور بڑے نحوی صوفی عالم علامہ فہامہ تھے۔ شرح کافیہ اور نفحات الانس آپکی یادگار ہے۔	سنہ ۸۹۸ھ ۱۰ محرم
دسوین صدی	
اخی چلپی علامہ فقیہ یوسف بن جنید توقاتی جامع فضل و کمال تھے۔ شرح وقایہ کا حاشیہ ذخیرة العقبی جو چلپی کے نام سے مشہور ہے۔ انہین کا تصنیف ہے۔	سنہ ۹۰۵ھ
مولانا الہداد جونپوری بڑے علامہ فہامہ فقیہ اصولی تھے۔ ہدایہ اور اصول بزدوی اور قنیہ اور مدارک اور کافیہ کی شرحین لکھی ہین۔	سنہ ۹۲۳ھ
ابن کمال باشا شمس الدین احمد بن سلیمان رومی فقیہ محدث علامہ فہامہ صاحب تصانیف کثیرہ سیوطیِ وقت تھے۔ کوئی فن ایسا نہین ہے جسمین انھون نے تصنیف نہ کی ہو۔	سنہ ۹۴۰ھ
صاحب کبیری علامہ ابراہیم بن محمد بن ابراہیم حلبی محدث فقیہ بڑے زبردست عالم تھے غنیة المستملی شرح منیة المصلی اور کتاب ملتقی الابحر اور مجمع الانہر انکی تصنیف ہے۔	سنہ ۹۵۶ھ
علی متقی جون پوری یہ بڑے عالم عامل اور صوفی کامل تھے۔ اِنکے استاد ابن حجر ہیتمی مفتی مکہ مکرمہ اخیر مین اِن کے شاگرد اور اِنسے مرید ہو گئے تھے۔ اِنکی تصانیف سو سے زیادہ ہین	سنہ ۹۷۵ھ
کفوی مورخ محمود بن سلیمان جمیع علوم مین کامل تھے۔ اِنھونے مشاہیر علمای حنفیہ کے حالات مین ایک کتاب نہایت ہی عمدہ لکھی ہے۔ جسکا نام اعلام الاخیار ہے۔	سنہ ۹۹۰ھ

اِسی صدی مین علامہ برجندی عبد العلی بن محمد فقیہ محدث جامع جمیع علوم شارح مختصر وقایہ آور صاحب تفسیر حسینی مُلّا حسین کاشفی واعظ آور میر جمال الدین صاحب روضۃ الاحباب آور شیخ زادہ رومی صاحب حاشیہ تفسیر بیضاوی آور میر سید عبد الاول صاحب فیض الباری شرح صحیح بخاری آور علاّمہ مولیٰ محمد برکلی رومی صاحب طریقۂ محمدیہ وغیرہم بھی تھے۔

گیارہوین صدی

عبد الوہاب متقی یہ بھی اپنے پیر مرشد اور اُستاد شیخ علی متقی جونپوری کیطرح عالم فاضل کامل تھے۔ یہ آپنے شیخ کی خدمت مین بارہ برس کامل رہکر اُنکے وصال کے بعد اُنکے خلیفہ اور جانشین ہوئے آور چھبیس ۲۶ برس مکہ معظمہ مین تعلیم وتلقین کرتے رہے	سنہ ۱۰۰۱ھ
تُمرتاشی محمد بن عبد اللہ صاحب بحر رائق کے شاگرد۔ آور تنویر الابصار کے مصنف تھے۔	سنہ ۱۰۰۴ھ
ابن نجیم مصری سراج الدین عمر بن ابراہیم بن محمد حنفی نہر الفائق شرح کنز الدقائق کے مصنف آور اپنے بھائی صاحب بحر رائق کے شاگرد تھے۔ یہ بڑے فقیہ اور علوم شرعیہ مین کامل اُستاد تھے۔	سنہ ۱۰۰۵ھ
مُلّا علی قاری بن سلطان محمد حنفی ہروی ہرات کے رہنے والے۔ احمد بن حجر ہیتمی شافعی مکی اور قطب الدین حنفی مکّی کے شاگرد۔ آور بڑے جلیل القدر فقیہ محدث اور دقیق النظر مصنف تھے آپکی تصانیف سے چوّن کتابین ہین۔ ازانجملہ مرقات شرح مشکوٰۃ وشرح فقہ اکبر وغیرہ ہین۔	سنہ ۱۰۱۴ھ
شیخ دھلوی ابو المجد عبد الحق بن سیف الدین بخاری دہلوی بڑے نامی محدث فقیہ مورّخ فخر ہندوستان جامع علوم ظاہری وباطنی تھے۔ ہندوستان مین پہلے پہل آپ ہی نے علم حدیث کا رواج دیا۔ آپ نے عالم ہونیکے بعد قرآن شریف یاد کیا۔ فنِّ حدیث کو آپنے شیخ عبد الوہاب متقی سے حاصل کیا۔ آپ کے تصانیف سی بہت مشہور یہ کتابین ہین۔ لمعات۔ اشعۃ اللمعات۔ شرح سفر السعادت۔ مدارج النبوۃ۔ اخبار الاخیار۔ جذب القلوب فتح المنان۔ ماثبت بالسنہ۔ تکمیل الایمان۔ مرج البحرین۔	سنہ ۱۰۵۲ھ
مُلّا محمود جونپوری ہند کے نامی علما سے جامع جمیع علوم آدیب اریب تھے۔ سترہ سال کی عمر مین فارغ التحصیل ہوکر مسندِ افادت پر متمکن ہوئے۔ کتاب شمس بازغہ ایسی کتاب لکھی ہے	سنہ ۱۰۶۲ھ

سنہ	حالات
	کہ جسکے برابر علم حکمت مین آج تک کوئی کتاب تصنیف نہین ہوئی - اِس پر اکابر علماء نے حواشی لکھے ہین - علم معانی بیان مین الفرائد بھی آپنے بہت ہی بے نظیر لکھی ہے -
سنہ ۱۰۶۲ھ	**مُلّا افضل** جونپوری علوم عقلیہ ونقلیہ مین اُستاد کامل تھے - ملا محمود جونپوری کے انتقال کے بعد اُنکو ایسا غم لاحق ہوا کہ چالیس روز تک تبسم نہ کیا اور اسی غم مین انتقال کرگئے -
سنہ ۱۰۶۷ھ	**ملا کاتب چلپی** مصطفے بن عبداللہ رومی جامع معقول ومنقول صاحب تصانیف کثیرہ تھے ہمیشہ یہ درس وتدریس مین مشغول رہا کئے - اِنکی کشف الظنون عمدہ کتاب ہے - جسمین تمام کتب اسلامی کے مصنفون کے نام اور سنہ وفات وغیرہ لکھے ہین -
سنہ ۱۰۶۹ھ	**شُرُنبُلالی** ابو الاخلاص حسن بن عمار مصری مفتی مصر فقیہ جید صاحب فتاوے کثیرہ محقق عالم اور سید احمد حموی کے اُستاد تھے - یہ شہر شُرَنبُولہ کے رہنے والے تھے انکی تصانیف سے مراقی الفلاح - نور الایضاح وغیرہ ہے
سنہ ۱۰۷۰ھ	**زین العابدین** بن ابراہیم بن نجیم مصری بڑے نامی محقق فقیہ تھے انکی تصانیف سے کتاب بحر الرائق اور اشباہ اور فتح الغفار شرح المنار - اور حاشیہ ہدایہ اخیرین - اور حاشیہ جامع الفصولین - وفتاوے وغیرہ ہین - اِن کے شاگردون مین سے عمر بن نجیم صاحب نہر فائق اور محمد غزی صاحب تنویر الابصار بہت بڑے فقیہ گزرے ہین -
سنہ ۱۰۸۱ھ	**علامہ رملی** خیر الدین بن احمد شہر رملہ کے رہنے والے - بڑے جید فقیہ محدث مفسر منطقی نحوی صوفی تھے - اِنکا فتاوے مشہور اور بہت معتبر ہے - جو مصر مین کئی جلدون مین چھپا ہی اِنھون نے منح الغفار اور عینی شرح کنز اور اشباہ اور جامع الفصولین اور بحر رائق پر عمدہ حواشی لکھے ہین - یہ صاحب تصانیف کثیرہ اور جامع علوم عقلیہ ونقلیہ تھے -
سنہ ۱۰۸۸ھ	**صاحب درمختار** محمد بن علی حصکفی - حصن کیفا کے رہنے والے - فقیہ محدث جامع جمیع علوم اور صاحب تصانیف کثیرہ تھے - درمختار - شرح ملتقی الابحر - شرح منار - شرح قطر - حاشیہ صحیح بخاری - حاشیہ تفسیر بیضاوی وغیرہ اِنکی تصنیفات سے ہین - اِسی صدی مین حضرت خواجہ باقی باللہ محمد باقی نقشبندی - اور حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی - اور مولانا حیدر کاشمیری اور قاضی محمد اسلم والد میر زاہد منطقی -

اور ملا عبد الحکیم منطقی سیالکوٹی اور محشی بیضاوی علامہ احمد خفاجی اور شیخ نور الحق بن شیخ دہلوی مصنف تیسیر القاری شرح بخاری اور شیخ محمد معصوم بن حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی وغیرہم بھی گزرے ہین —

بارھوین صدی

سنہ ۱۱۳۰ھ	**ملاجیون**[له] شیخ احمد صدیقی امیٹھوی فقیہ محدث اصولی اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے اُستاد تھے - سات برس کی عمر مین آپ نے قرآن شریف حفظ کیا - اور اکیس ۲۱ سال کی عمر مین تفسیر احمدی اور اٹھاون سال کی عمر مین مدینہ منورہ مین نور الانوار تصنیف کی -
سنہ ۱۱۷۶ھ	**شاہ ولی اللہ** احمد بن عبد الرحیم فاروقی دہلوی بڑے فقیہ مفسر محدث صوفی کامل مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی کے والد و مرشد تھے - آپکا طرز تصنیف فقہای محدثین کی روش پر تھا - تیس سے زیادہ آپکی تصنیف ہی - ازانجملہ حجۃ اللہ البالغہ - ازالۃ الخفا - مصفی شرح موطا فارسی - مسوّیٰ شرح موطا عربی - قول الجمیل - فوز الکبیر - عقد الجید - انصاف - الطاف القدس فتح الرحمن ترجمہ فارسی قرآن وغیرہ وغیرہ ہے - اِسی صدی مین صاحب مناظرہ رشیدیہ شمس الحق عبد الرشید جونپوری درویش کامل مکمل اور میرزا مظہر جان جانان شہید اور حسّان الہند غلام علی آزاد بلگرامی صاحب سبحۃ المرجان وغیرہم بھی تھے -

تیرھوین صدی

سنہ ۱۲۲۵ھ	**بحر العلوم** مولانا عبد العلی لکھنوی جامع علوم عقلیہ و نقلیہ - سترہ سال کی عمر مین جملہ علوم سے فارغ ہوکر تالیف و تدریس مین مشغول ہوے - آپکی تصنیفات سے شرح سُلّم شرح مسلم الثبوت - شرح مواقف - حاشیہ میرزاہد - رسالہ ارکان اربعہ - شرح مثنوی مولانا جلال الدین رومی - وغیرہ ہین - مدراس مین آپکا انتقال ہوا -
سنہ ۱۲۳۸	**شاہ رفیع الدین** بن شاہ ولی اللہ دہلوی بڑے ادیب اور فقیہ محدث مفسر تھے - آپ کا اُردو ترجمہ قرآن مجید کا نہایت مفید ہی - بعضون نے کہا ہی کہ راہ نجات آپ ہی نے لکھی ہے

له اُس زمانہ مین قصبہ امیٹھی جونپور کا ضلع تھا - اسی وجہ سے ملا جیون کو جونپوری کہتے ہین - اور اب امیٹھی ضلع لکھنؤ مین ہے ۱۲ منہ

مولانا شاہ عبدالعزیز بن شاہ ولی اللہ دھلوی محدث مفسر حافظ احادیث شیخ وقت - بقیۃ السلف حجۃ الخلف جامع جمیع علوم تھے - علم تعبیر رؤیا اور وعظ گوئی مین آپ یکتائے زمانہ تھے - آخیر عمر مین آپ آنکھون سے معذور ہو گئے تھے - نوے برس کی عمر مین آپ کا انتقال ہوا - تحفۂ اثنا عشریہ اور فتح العزیز اور فتاوا آپکی تصنیف سے ہے	سنہ ۱۲۳۹ھ
شاہ عبدالقادر بن شاہ ولی اللہ فقیہ محدث مفسر عابد زاہد اور بڑے صادق الفراست اور اپنے بھائی مولانا شاہ عبدالعزیز کے شاگرد تھے - آپکی تفسیر موضح القرآن چھپ گئی ہے -	سنہ ۱۲۴۲ھ
طحطاوی علامہ سید احمد فقیہ مفتی مصر مصنف حاشیۂ درمختار - بڑے محقق تھے انکے حاشیہ سے بہت کچھ علامہ شامی نے بہ رمز ط اپنے حاشیۂ درمختار مین نقل کیا ہے -	سنہ ۱۲۴۳ھ
شاہ ابوسعید فقہ و حدیث و تفسیر مین یگانۂ آفاق تھے - مفتی شرف الدین اور مولانا شاہ رفیع الدین اور مولانا شاہ عبدالعزیز کے شاگرد اور شاہ غلام علی کے خلیفہ تھے - آپنے حج سے مراجعت فرماکر ٹونک مین انتقال کیا - بعد نماز جنازہ آپکے صاحبزادہ حضرت شاہ عبدالغنی نے آپکی نعش کو صندوق مین رکھکر دہلی لے گئے چالیسوین روز وہان پہونچکر شاہ غلام علی اور حضرت میرزا مظہر جان جانان کے پہلو مین دفن کیا -	سنہ ۱۲۵۰ھ
شاہ رؤف احمد نقشبندی مجددی شاہ ابوسعید کے خالہ زاد بھائی اور شاہ عبدالعزیز کے شاگرد - اور شاہ غلام علی کے خلیفہ اور تفسیر رؤفی کے مصنف تھے -	سنہ ۱۲۵۳ھ
شامی حافظ سید محمد امین (ابن عابدین) علامہ فقیہ اصولی جامع جمیع علوم اور صاحب تصانیف کثیرہ تھے - انھون نے درمختار کا حاشیہ بڑی تحقیق سے لکھا ہے -	سنہ ۱۲۵۲ھ
شاہ اسحق دہلوی مولانا شاہ عبدالعزیز کے نواسہ اور شاگرد - بڑے محدث فقیہ صاحب فتوے تھے - مولانا نواب محمد قطب الدین خان محدث مصنف مظاہر حق آپ ہی کے شاگرد رشید تھے - آپ سے اکابر علماے ہند نے حدیث پڑھی ہے -	سنہ ۱۲۶۲ھ
شاہ احمد سعید بن شاہ ابوسعید فقیہ محدث مفسر حافظ قرآن جامع شریعت و طریقت تھے - علوم رسمیہ مولانا فضل امام اور مفتی شرف الدین سے - اور حدیث مولانا رشید الدین شاگرد مولانا شاہ عبدالعزیز سے پڑھی - آپ شاہ غلام علی کے خلیفہ تھے -	سنہ ۱۲۷۷ھ

آپ بعد وفات اپنے والد کے مکہ معظمہ تشریف لے گئے۔ اور وہین انتقال فرمایا۔	
علامہ خیر آبادی مولانا حافظ فضل حق بن مولانا فضل امام فاروقی فقیہ اصولی محدث ادیب لغوی اپنے وقت کے شیخ الرئیس تھے۔ کل علوم اپنے والد سے۔ اور حدیث مولانا شاہ عبد القادر محدث دہلوی سے پڑہی۔ آپنے چار ماہ مین قرآن شریف حفظ کیا۔ آپ بڑے ادیب تھے۔ آپکے اشعار چار ہزار ہین۔ آپکے تصانیف سے حاشیہ اُفق المبین اور حاشیہ قاضی اور ہدیہ سعیدیہ وغیرہ ہین۔	سنہ ۱۲۷۸ھ
مولانا تراب علی ابو البرکات رکن الدین لکھنوی بڑے نامی عالم عامل فاضل کامل جامع علوم عقلیہ ونقلیہ۔ صاحب تصانیف جلیلہ مفیدہ تھے۔	سنہ ۱۲۸۰ھ
مفتی صدر الدین خان صدر صدور دہلوی جملہ علوم مین ید طولیٰ رکھتے تھے۔ علم فقہ اور حدیث کو مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی اور آنکے بھائیون سے۔ اور معقولات وغیرہ کو مولانا فضل امام خیر آبادی سے پڑہا۔ ہمیشہ تدریس اور افتا مین آپ مصروف رہتے تھے	سنہ ۱۲۸۵ھ
مولانا عبد الحلیم لکھنوی جامع جمیع علوم ومصنف تصانیف کثیرہ حافظ قرآن تھے۔ علوم آپنے مولانا ظہور اللہ اور مفتی محمد اصغر اور مفتی محمد یوسف سے پڑہے۔ اور حدیث کی سند شاہ عبد الغنی مجددی اور شیخ جمال مکی مفتی حنفیہ اور احمد دحلان مفتی شافعیہ سے تھی۔	سنہ ۱۲۸۵ھ
مفتی محمد یوسف بن مفتی محمد اصغر لکھنوی جامع جمیع علوم۔ بڑے عابد مرتاض۔ صاحب مکاشفہ تھے۔ آپ جونپور کے مدرسہ حنفیہ مین مدرس رہے۔ حج کے بعد مدینہ منورہ جاتے ہوے راستہ مین بیمار ہوے اور مدینہ منورہ پہونچکر انتقال فرمایا۔	سنہ ۱۲۸۶ھ
نواب محمد قطب الدین خان حنفی فقیہ محدث مفسر شاہ اسحق صاحب کے شاگرد اور بڑے نامی عالم مصنف مظاہر حق۔ وجامع التفاسیر وغیرہ تھے	سنہ ۱۲۸۹ھ
مفتی سعد اللہ مراد آبادی بڑے معقولی منقولی تھے۔ کتب درسیہ مفتی صدر الدین خان اور مولانا محمد اشرف اور مولانا حسن علی محدث سے پڑہی ہے۔	سنہ ۱۲۹۳ھ
شاہ عبد الغنی بن شاہ ابو سعید مفسر محدث فقیہ حافظ قرآن۔ صاحب باطن۔ شیخ طریقت حامی شریعت تھے۔ آپنے مولانا مخصوص اللہ بن مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی۔ اور مولانا	سنہ ۱۲۹۶ھ

سنہ	حالات
	شاہ اسحق دہلوی اور شیخ محمد عابد سندہی سے حدیث پڑہی ہے آور آپسے اکابر علمار نے حدیث پڑہی ہے - ازانجملہ جناب مولانا حافظ شاہ محمد عبد الحق آلہ آبادی کی استاد مؤلف ہین حضرت شاہ عبد الغنی قدس سرہ کی تصنیف سے انجاح الحاجۃ شرح سنن ابن ماجہ ہے -
سنہ ۱۲۹۷ھ	مولانا محمد قاسم بن شیخ اسد علی نانوتوی علاّمہ فہامہ مناظر حسن التقریر ذکی الطبع جفاکش عالی ہمت حاضر جواب - دیوبند کے مدرسہ کے بانی وسرپرست تھے - کتب درسیہ مولانا مملوک العلی سے آور حدیث مولانا شاہ عبد الغنی سے پڑہی تھی - اور آپ کل کتب درسیہ بے تکلف پڑہایا کرتے تھے - آپ بڑے مباحث تھے - پادری تاراچند راور پنڈت دیانند کو مباحثہ کے وقت لاجواب کرکے ذلیل کر دیا تھا - آپکے تلامذہ اب اساتذہ ہین -
سنہ ۱۲۹۷ھ	مولانا احمد علی محدث سہارنپوری حافظ قرآن فقیہ محدث بڑے بزرگ اور کامل عالم تھے - صحیح بخاری پر عمدہ عمدہ حواشی چڑہا کر اپنے مطبع احمدی مین چھاپ دی تھی جس سے مذہب حنفی کی خوب تائید ہوتی ہے - اسی کی نقل کئی بار چھپ چکی ہے - حدیث آپ نے حضرت مولانا شاہ محمد اسحق محدث دہلوی سے پڑہی تھی -
سنہ ۱۲۹۰ھ	مولانا کرامت علی صدیقی حنفی جونپوری - قاری ہفت قرارت - خوشنویس ہفت قلم فقیہ محدث عابد زاہد - واعظ ہادی - مرشد کامل - عالم عامل - صاحب کشف وکرامات - عارف باللہ جامع شریعت وطریقت - قامع بدعت - متبع سنت - صاحب تصانیف کثیرہ تھے - آپنے ابتدائی علوم اپنے زمانہ کے علمار سے پڑہکر پھر مولانا احمد علی منطقی چریاکوٹی سے معقولات اور ادب وغیرہ پڑہا ہے - آپنے خلق اللہ کی ہدایت مین بڑی بڑی کوششین کی ہین - آور جابجا جمعہ وجماعت قائم کی ہے - آور اٹھارہ برس ہند وبنگال مین وعظ اور نصیحت اور تعلیم سلوک - بیعت وتلقین مین مشغول رہے - آپ حضرت سید احمد بریلوی شہید کے خلیفہ تھے - اور آپ چارون طریقون مین بیعت کراتے تھے - آپکا اکابر خلفار مین سے مولوی سید محمد شاہ محدث رامپوری آور مولوی محمد عبد القادر جونپوری وغیرہما زندہ موجود ہین - اور ملک بنگال مین آپ کے خلفار بکثرت ماشاراللہ موجود ہین - آپ کے تصانیف سے مفتاح الجنۃ - زینۃ القاری - زینۃ المصلی - مخارج الحروف - شرح جزری -

ترجمہ مشکوٰۃ اُردو - ترجمہ شمائل ترمذی اُردو - کوکب دُرّی اُردو لغات قرآن - تنزکیۃ النسوان - ملخص - براہین قطعیہ - مکاشفات رحمت - استقامت - رسالہ بیعت - نورالہدیٰ - فیض عام - دعوات مسنونہ زادالتقویٰ - نور علی نور - حجت قاطعہ - احقاق الحق - فیصلہ - قول الثابت - وغیرہ وغیرہ ہین -

ذکر مولانا حافظ شاہ عبدالحق

آپنے جمیع علوم رسمیہ مولانا تراب علی لکھنوی سے پڑہے ہین - اور حدیث نواب قطب الدین خان اور حضرت شاہ عبدالغنی سے پڑہی ہے - آپ شاہ عبدالغنی کے خلیفہ جامع شریعت وطریقت صاحب کشف وکرامات اور بڑے متبع سنت ہین - پچاس برس سے آپ مکہ معظمہ مین ریاضت ومجاہدت اور خدمت حدیث وتائید مذہب حنفی مین شب وروز سرگرم - اور شغل تالیف وتدریس مین مشغول ہین - آپنے تفسیر مدارک پر اکلیل نام کا چار جلدون مین نہایت عمدہ حاشیہ لکہا ہے - اِسکے علاوہ بہت سے رسالے آپنے لکھے ہین - اِسوقت تک آپ مجرد اور محض متوکل - اور مکہ مکرمہ مین شیخ الدلائل ہین - راقم الحروف نے آپ سے بہت کچھ استفادہ واستفاضہ کیا ہے - راقم الحروف کی تصانیف آپ ہی کی برکت وفیض سے ہین -

خاتمہ در ذکر بعض مشاہیر مذاہب دیگر

امام غزالی حجۃ الاسلام ابوحامد محمد بن محمد فقیہ شافعی طوس کے رہنے والے بڑے زبردست عالم صوفی صاحب کشف وکرامات تھے اِنکی ولادت سنہ ۴۵۰ھ کی ہے - مدت تک جمیع علوم پڑہایا کئے - پہر آخر عمر مین سب چھوڑکر یاد الٰہی مین مشغول ہوگئے - امام غزالیؒ ابوالمعالی امام الحرمین جوینی کے شاگرد تھے - وفات سنہ ۵۰۵ھ

زمخشری - ابوالقاسم محمود بن عمر خوارزمی زمخشر کے رہنے والے حنفی المذہب معتزلی العقیدۃ تفسیر حدیث نحو لغت علم بیان مین امام مسلم الثبوت تھے - بماہ رجب سنہ ۴۶۷ھ مین پیدا ہوئے - اُنھون نے علم ادب ابومنصور نصر - اور ابوالحسن علی نیشاپوری اور ابونعیم اصفہانی سے حاصل کیا - اسلام مین اِنکا جیسا عربیت مین دوسرا انھین گذرا - انہون نے مفصل - تفسیر کشاف - مقامات فی الادب - الکلم النوابغ - اطواق الذہب - اساس البلاغہ فی اللغۃ - الفائق فی تفسیر الحدیث - القسطاس فی العروض - شقائق النعمان - وغیرہ وغیرہ بےمثل کتابین تصنیف کین - وفات سنہ ۵۳۸ھ

ابن جوزی ابوالفرج عبدالرحمن فقیہ واعظ حنبلی اپنے زمانہ مین حدیث اور وعظ گوئی مین امام سے تھے
یہ اپنے وعظ مین ایسے ایسے نکات و لطیفے بیان کردیا کرتے تھے۔ کہ ہر فریق کے لوگ متحیر اور خوش ہوجایا
کرتے تھے یہ صاحب تصانیف کثیرہ تھے۔ انکی تصنیف سے تفسیر زادالمسیر چار جلدون مین ہے
اور منتظم فی التاریخ اور کتاب موضوعات بھی انکی تصنیف سے ہے۔ وفات سنہ ۵۹۷ھ
فخر رازی ابوعبداللہ محمد فخرالدین رَے کے رہنے والے ۲۵، رمضان سنہ ۵۴۴ھ مین پیدا ہوے۔
علم کلام اور معقولات مین امام تھے۔ یہ وعظ گوئی مین اپنا مثل نہین رکھتے تھے۔ عربی فارسی دونون زبان
مین وعظ کہتے تھے۔ تفسیر کبیر کے علاوہ اور بھی کتابین تصنیف کی ہین۔ ہرات مین انکا مزار ہے۔ وفات سنہ ۶۰۶ھ
شہاب الدین سہروردی ابوحفص عمر بن محمد صدیقی شافعی بڑے واعظ عابد زاہد عبادت ریاضت مین
عدیم المثیل اور بغداد مین شیخ الشیوخ تھے۔ انہون نے اپنے چچا ابوالنجیب عبدالقاہر اور غوث الثقلین
سے فیض پایا ہے۔ انکی عوارف المعارف مشہور آفاق اور صوفیون کی جان اور علمار کی روح روان
ہے۔ یہ کتاب علماے شریعت و طریقت دونون کے نزدیک نہایت مستند و معتبر ہے۔ وفات سنہ ۶۳۲ھ
ابن عربی شیخ اکبر محی الدین محمد بن علی طائی اکابر اولیاء اللہ سے بڑے عابد مرتاض صوفی گر۔
صاحب نفس قدسی۔ فتوحات و فصوص کے مصنف تھے۔ انکی فصوص ایسی جلیل القدر کتاب ہے
جو اہل بصیرت کے نزدیک طریقت کی روح حقیقت کی جان ہے۔ جسکا سمجھنا ہر عالم کا کام نہین ہے
آپ ابن عربی کے نام سے مشہور ہین۔ اور **ابن العربی** حافظ ابوبکر محمد اندلسی امام غزالی
کے شاگرد متوفے سنہ ۵۴۳ھ ہجری دوسرے شخص تھے۔ وفات سنہ ۶۳۸ھ
صاحب قاموس مجدالدین ابوطاہر محمد بن یعقوب شیرازی فیروزآبادی محدث لغوی بڑے
قوی الحافظہ تھے کہ ہر روز دوسو سطرین یاد کرکے سویا کرتے تھے۔ ولادت انکی سنہ ۷۲۹ھ کی ہے
انکو امیر تیمور نے پانچ ہزار دینار انعام دیئے تھے۔ اور سلطان بایزید خان رومی نے بہت کچھ
مال و دولت عنایت فرمایا تھا۔ انکی تصانیف چالیس سے زیادہ ہین۔ وفات سنہ ۸۱۷ھ
سیوطی جلال الدین عبدالرحمن نوین صدی کے مجدد صاحب تصانیف کثیرہ فقیہ محدث قصبہ
سیوط کے رہنے والے تھے۔ تفسیر و حدیث مین آپ کو ایک خاص ملکہ تھا۔ کثرت تصنیف مین
کوئی آپ کا نظیر نہین تھا۔ کوئی فن ایسا نہین ہے جسمین آپ کی تصنیف نہو۔ آپ کی تصانیف

پانچسو سے زیادہ ہین جکو مینے شکد المعطی مین شمار کر دیا ہے۔ وفات سنہ ۹۱۱ھ

وفیاتِ مشاہیرِ علماے عربیہ

ابوالاسود ظالم دؤلی شاگردِ حضرت علی رضؓ متوفی سنہ ۶۳ھ	خلیل بن احمد موجد عروض اُستادِ سیبویہ متوفی سنہ ۱۷۰ھ	سیبویہ عمرو بن عثمان بصری شاگردِ ابوالخطاب اخفش اکبر متوفی سنہ ۱۸۰ھ	کسائی علی قاری کوفی اُستادِ ہارون رشید متوفی سنہ ۱۸۳ھ
فرّاء ابوزکریا یحییٰ کوفی کسائی کے شاگرد متوفی سنہ ۲۰۷ھ	اخفش اوسط سعید شاگردِ سیبویہ متوفی سنہ ۲۱۵ھ	ابن الاعرابی ابوعبداللہ محمد کوفی۔ شاگردِ کسائی متوفی سنہ ۲۳۱ھ	مازنی ابوعثمان بصری اُستادِ مبرّد متوفی سنہ ۲۴۹ھ
مبرّد ابوالعباس بصری اُستادِ نفطویہ متوفی سنہ ۲۸۶ھ	اخفش اصغر ابوالحسن شاگردِ مبرّد متوفی سنہ ۳۱۵ھ	نفطویہ ابراہیم واسطی شاگردِ مبرّد متوفی سنہ ۳۲۳ھ	ابن حاجب جمال الدین ابوعمرو عثمان مالکی متوفی سنہ ۶۴۶ھ

مؤلف رسالہ ہذا عبدالاوّل بن مولانا کرامتعلی جونپوری اس قابل نہین ہیکہ اس ذیل مین اپنا تذکرہ کرے۔ جو تذکرہ غیر لکھتے ہین وہی ٹھیک اور قابل اعتبار ہوتا ہے۔ اور تحدیث نعمت کا محل دوسرا ہوتا ہے اِس خلاصۃ التواریخ مین صرف مشاہیر علماء کا تذکرہ کرکے رحمتِ حق کا خواستگار ہون۔ بجز اسکے دوسری کوئی غرض نہین۔ **خداوندا** تو مجھے اِس صلہ مین کہ مینے سوا دوسو سے زیادہ تیرے مقبول بندون کا ذکر خیر کیا ہے۔ شب بیداری۔ نوافل گزاری۔ قرآن خوانی اور جملہ عمل خیر کی توفیق عنایت فرما۔ اور میرے صغائر و کبائر پر قلم عفو کھینچ دے۔ اور میری اولاد کو صالحین اور علمای ربّانیین سے کر **خداوندا** مین تیرے کرم اور رحم پر پورا بھروسا رکھتا ہون۔ ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

اَللّٰھُمَّ اغفر لی وارحمنی وارزقنی واکفنی واشفنی وعافنی من جمیع البلایا وتُب علیّ انک انت الغفور الرحیم سبحان ربک ربّ العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین۔ والحمد للہ ربّ العالمین۔

ہم یار بدست آمد وہم کار فراہم شد۔ المنۃ للہ کہ این ہم شد و آن ہم شد۔

فہرست وفیات المشاہیر

فہرستِ مؤلفاتِ مطبوعہ مؤلفِ رسالہ ھذا

النفحۃ العنبریہ فی اثبات القیام فی مولد خیر البریہ - النوادر المنیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ - خیر الخطب
الازہر فی تسامح شارح المختصر - المسک الاذفر فی بیان الحج الاکبر والاصغر - العجالۃ المرتجلہ - احسن الوسائل
الی حفظ الاوائل - المحاکمہ بین فضیلۃ عائشہ وفاطمہ - فصل الخطاب فی ذکر ابی شحمہ - المواہب العلیہ
المحامد الالٰہیہ - رسالہ اصول حدیث در آخر مسند امام اعظم - اللطافہ فی جواز اضافۃ کافہ - البسطی فی بیان الصلوۃ
الطریف للادیب الظریف - النطوق لمعرفۃ الفرزدق - مبادی الادب فی تقدیۃ قصائد العرب - حاشیہ بانت
انجاح السول بذکر شیب الرسول - البیان النسجم فی کشف المستعجم - تمرین الطلاب لحصول الآداب - زینۃ الھا
بالعذبۃ والعمامہ - الدر النضید فی غر القصیدہ - جوامع الکلم - القول الدوم فی ذکر النوم - اخائر الذخائر
مجلۃ الادیب لاجلۃ السندیب - ترقین الادب - قصیدہ وجیہیہ - ابلغ الکلام فی کتب النبی علیہ السلام
عمدۃ النقول فی کیفیۃ ولادۃ الرسول - شکر المعطی ذکر مولفات امام سیوطی - اصح الکلام فی تخریج احادیث

ایضاً بزبانِ اردو

ہدایت النسوان - لب التواریخ - اظہار حق - احسن التواریخ - الطریق السہل الی حال ابی جہل - شرح
التحقیقات الخطیرہ - الدرۃ الغالیہ فی مناقب معاویہ - جواب آلہی از جانب رسالت پناہی - کتاب ار
شجرۂ امام ابوحنیفہ - تسکین خاطر - لکچر - فتاوی یمانیہ فی الاحکام الثمانیہ - نافع المسلمین - دافع النز
فی حرمۃ اللواطت - ازالۃ الریب فی منع نتف الشیب - وقوف النبی علیہ السلام - مفید المفتی
تذکرۃ المصلین - تذکرۃ الحفاظ - وفیات المشاہیر

کتب غیر مطبوعہ مؤلفہ مؤلف

نوادر العلوم - عربی - زبدۃ الاقوال فی صلات الافعال - عربی - عروس الافکار فی مناظرۃ اللیل والنہار -
کتاب المناہی - عربی - الاحتجاج بالاحادیث الشریفہ لمذہب الامام ابی حنیفہ - عربی - مقدمہ منیۃ المصلی
تذکرۃ المتعریین - عربی - المناقب المنیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ - فارسی - حسن الثواب فی عمل الخضاب

اطلاع - اگر کوئی تاجر - یا صاحب مطبع مصنف سے کسی کتاب کا حق تصنیف لینا چاہے تو مشتہر سے خط کتابت کرے

المشتہر عبد المجید کاپی نویس ساکن محلہ ملا ٹولہ - شہر جونپور

بعض مفید کتابون کا اشتہار

فرحۃ الصائمین ۵/	یہ رسالہ اسم باسمیٰ ہے۔اسمین روزہ اور روزہ دارون کے متعلق بہت مفید اور اچھی اچھی باتین اور چیدہ چیدہ ضروری مسائل نہایت شرح و بسط کے ساتھ عام فہم اُردو زبانمین لکھے گئے ہین۔ایسی کتاب آجتک تالیف نہین ہوئی ہر ضرور منگواکر دیکھیے اور پڑھیے قیمت صرف ۵/
الصالحات ۳/	اسلام کی نامور چار بیبیون کا سچا قلمی فوٹو جیسا اسمین ہے آج تک ویسا دیکھا نہین گیا۔یعنے حضرت خدیجہ۔حلیمہ سعدیہ۔سیدہ فاطمہ زہرا۔عائشہ صدیقہ کی سوانح عمریون کا خلاصہ اور انکے سچے حالات و ملفوظات اِس جامعیت اور خوبی کے ساتھ اس مین لکھے گئے ہین کہ باید و شاید قیمت ۳/
میراث المسلمین ۲/	اِسمین میراث اور فرائض کے قواعد اور وصیت کے مسائل اور جائداد کے منتقل کرنے کا بیان بڑی خوبی اور وضاحت کے ساتھ اُردو مین لکھا گیا ہے مبتدی طلبہ اور اُردو خوان مسلمانون کے واسطے یہ کتاب بیحد مفید ہے۔قیمت ۲/
رہنمای اہل حدیث ۱/	اسمین حرام حلال تہذیب اخلاق وغیرہ کے ضروری مسائل بہت تحقیق سے لکھے گئے ہین۔نئی روشنی کے عالی دماغون کی تعلیم کیواسطے یہ کتاب بجای اُستاد ہے قیمت ۱/
علم الاولین ۱/	اِس مین بطور سوال و جواب کے اوّلیات کا بیان اُردو زبان مین بڑی خوبی کے ساتھ کیا گیا ہے۔اور آخر مین چند ضروری مسائل بھی مندرج ہین۔قیمت ۱/
مولوی معنوی ۴/	اِس مین مولانا جلال الدین رومی صاحب مثنوی کے دلچسپ حالات۔اور آپ کا نسب۔ ذکر ولادت۔ تعلیم و تربیت۔ آپ کا فضل و کمال۔ آپ کے مرشد کا حال۔ مثنوی کے تصنیف کی وجہ۔ اور آپکے عبادت زہد۔کشف و کرامات کا بیان۔بڑی تحقیق سے لکھا گیا ہے۔قیمت ۴/

راقم

حافظ عبد الغفور تاجر ڈھالگر ٹولہ جونپور

مشک آنست کہ خود ببوید

یہ معزز و مستند اور بیحد مفید۔ نئے طرز کا ایک شاندار رسالہ ہی جو نہایت معتبر و معتمد
کتابونکی صحیح اور مقبول روایتونکا انتخاب اور لُب لباب ہے۔ عام اہل اسلام کے
نفع رسانی کی غرض سے یہ رسالہ اُردو زبان مین لکھا گیا ہے تاکہ اسکو چھوٹے بڑے
سب بے تکلف پڑہ سکین۔ اِس خلاصۃ التواریخ مین جن اکابر دین کی سوانح
عمریون کا خلاصہ ہے۔ آج تک اُردو زبان مین اِس خصوصیت اور اس
ترتیب کا کوئی رسالہ تالیف نہین ہوا۔ اِسمین حضراتِ عشرۂ مبشرہ
و مشاہیر صحابہ و تابعین۔ و تبع تابعین۔ و مجتہدین۔ و محدثین۔ و مشاہیر
فقہاے احناف کے متبرک تذکرے ہین۔ جسکے پڑہنے سے ایمان
تازہ اور علم زیادہ اور دل روشن ہوتا ہے۔ اور جسکے دیکھنے سے
آنکھون مین نور اور دلون مین سرور پیدا ہوتا ہے۔ فی الواقع یہ
رسالہ سچے معلومات کا ایک عمدہ ذخیرہ ہی جو باتین آپکو پہلے نہین معلوم
تھین وہ اب اسکے دیکھنے سے معلوم ہو جائینگی۔ جن اکابر اسلام کے
سنین وفات و نسبتِ تلمذی و تالیفات کی آپکو خبر نہ تھی اسکے پڑہنے
سی آپ اچھی طرح اِن باتون سے واقف ہو جائین گے۔ با آین ہمہ صفت
اِس گوہر گرانمایہ کی قیمت عام خریدارونکے واسطے صرف چھ آنہ رکھی گئی ہی

مینیجر جادو پریس